إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی ۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰ تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے صہ
۲۔ خواص و معاونین سے عہ
۳۔ ہندوستان سے باہر سے ۷
۴۔ غیر مذاہب والوں سے ۱۲/ ۲
۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۱۲/ ۲

نوٹ

عہ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے

نمبر ۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۸ء مطابق ۹ ذوالحجہ ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۲

سلسلہ کے متعلق نوٹ

عید اضحٰی کی تقریب پر عید فنڈ اور قربانی کی کھالوں کی وصولی کے لئے متواتر اطلاع دیگئی ہے احمدی انجمنیں اپنے فرائض کو شناخت کریں اور کل روپیہ

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

کے نام روانہ کریں منی آرڈر کے کوپن میں تفصیل و یدیں۔

آخر مرتد ڈاکٹر کے ہاں سے کانا دجال نکلا اور پورا دجال نکلا شیطان اور اس کی ذریت ہی مرتد ضرور قابل تعریف ٹہیرے گا کہ مسیح موعود کے مقابلہ میں اس کا حقیقی قائم مقام نکلا ہے مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ مسیح اور دجال کی جنگ کا (جو روحانیت اور شیطنت کی آخری جنگ ہے) انجام کیا ہے؟

جیتیں گے صادق آخر حق کی صدا یہی ہے

قرآن مجید کی اشاعت کا سوال اب قوم کے سامنے ہے میرے پاس درخواستیں آنی شروع ہوگئی ہیں مگر روپیہ کا کام آخر روپیہ ہی سے ہوگا۔ اس لئے امید کرنی چاہئے کہ سرپرستان الحکم اس کار خیر میں دریا دلی سے کام لیں گے۔

شیخ محمد حسین صاحب بی۔ اے (جو محکمہ ڈاکخانہ میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں) اور خان صاحب منشی ذوالفقار علیخاں صاحب (جو یو۔ پی میں سول لاین کے ایک سربرآوردہ ممبر ہیں) نے دو دو مہینے کے لئے اپنی خدمات صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی ہیں تاکہ انجمن جس صیغہ میں چاہے ان سے کام لے۔ اس قسم کی قربانی کا خیال بہت ہی مبارک اور موثر ہے اگر قوم کے ہونہار نوجوانوں میں قومی خدمات کے لئے اسطرح جوش پیدا ہو تو اس سے بہتر اور مفید بات کیا ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان نوجوانوں کے اخلاص کو قبول فرماوے اور دوسروں کو انکی تقلید کی توفیق۔ آمین۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے جو زمین لی جاچکی ہے اس میں تعمیر کا کام اب بہت جلد شروع ہونا چاہئے۔ مدرسہ کی موجودہ عمارت یونا فیونا مدرسہ کی بڑہتی ہوئی ضروریات کے لئے ناکافی ہو رہی ہے اور اس کے علاوہ بعض دوسری قومی ضرورتیں مجبور کر رہی ہیں کہ مدرسہ کی عمارت باہر کی زمین میں طیار ہونے لگے۔ اس قسم کی قومی ضروریات اور موجودہ حاجتوں پر عنقریب ایک تحریک کیجاویگی جس کے لئے ہماری انجمنوں کو ابھی سے طیار ہو جانا چاہئے۔

وصایا کے متعلق احمدی انجمنوں کو بڑی کوشش کرنی چاہئے۔ اور احمدیوں کو رسالہ **الوصیت** کے مقاصد سے آگاہ کرنا لازمی ہے۔ وصیتوں کی آمد کے سلسلہ میں کوئی نمایاں ترقی نہیں ہے اس لئے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ضرورت ہے اس امر کی کہ احمدی انجمنیں اپنے جلسے کرکے اپنے ممبروں کی وصیتیں حاصل کرکے بہت جلد افسر **مقبرہ بہشتی** کے نام بھیجیں۔ مگر اس سے پہلے کہ وصیت تحریر کرکے بھیجی جاوے **وصیت** کا مسودہ **خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب** لاہور کے پاس بھیجدینا چاہئے۔ خواجہ صاحب انجمن کے مشیر قانونی ہیں۔ خواجہ صاحب کے ساتھ خط و کتابت کرتے وقت یہ پتہ مدنظر رکھا جاوے۔ **نو لکھا۔ عزیز منزل۔ خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب۔ لاہور۔** لکھنے کی حاجت نہیں نو لکھا ڈاک خانہ ہے وہاں سے ڈاک براہ راست خواجہ صاحب کو مل جاتی ہے۔

اگر خواجہ صاحب کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے لاہور سے باہر بھی گئے ہوئے ہوں تب بھی ان کی ڈاک انکو دفتر میں پہونچ جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ پر حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر بے نظیر

مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء بروز جمعہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے۔ اس وقت کہینگے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا۔ کیونکہ جب تک تمہارا آپس مین معاملہ صاف نہین ہوگا اس وقت تک خدا تعالے سے بہی معاملہ صاف نہین ہو سکتا۔ گو ان دونون قسم کے حقوقون مین بڑا حق خدا تعالےٰ کا ہے مگر اس کی مخلوق کے ساتہہ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے جو شخص اپنے بہائیون سے صاف صاف معاملہ نہین کرتا وہ خدا کے حقوق بہی ادا نہین کر سکتا۔ یاد رکہو اپنے بہائیون کے ساتہہ بکلی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہین بلکہ نہایت مشکل کام ہے منافقانہ طور پر ملنا جلنا اور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اور چیز ہے۔ یاد رکہو اگر اس جماعت مین سچی ہمدردی نہ ہوگی تو پہر تباہ ہو جائیگی۔ اور خدا اس کی جگہ کوئی اور جماعت پیدا کرے گا ہمارے نبی کریم صلعم نے جو جماعت بنائی تہی۔ ان مین سے ہر ایک زکی نفس تہا۔ اور ہر ایک نے اپنی جان کو دین پر قربان کر دیا ہوا تہا۔ ان مین سے ایک بہی ایسا نہ تہا۔ جو منافقانہ زندگی رکہتا ہو۔ سب کے سب حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والے تہے۔ سو یاد رکہو اس جماعت کو بہی خدا تعالےٰ انہین کے نمونہ پر چلانا چاہتا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے رنگ مین رنگین کرنا چاہتا ہے جو شخص منافقانہ زندگی بسر کرنے والا ہوگا۔ وہ آخر اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔ یاد رکہو یہ خدا کا وعدہ ہے۔ خبیث اور طیب کبہی اکہٹے نہین رہ سکتے۔ ابہی وقت ہے کہ اپنی اپنی اصلاح کر لو۔ یاد رکہو کہ انسان کا دل خدا کے گہر کی مثال ہے۔ خانۂ خدا اور خانۂ انسان ایک جگہ نہین رہ سکتا۔ جب تک انسان اپنے دل کو پورے طور پر صاف نہ کرے۔ اور اپنے بہائی کے لئے دکہہ اٹہانے کو تیار نہ ہو جائے۔ تب تک خدا کے ساتہہ معاملہ صاف نہین ہو سکتا۔ اور یہ باتین مین اس واسطے بیان کرتا ہون کہ آپ لوگ جو یہان قادیان مین آئے ہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ پہر خالی کے خالی ہی واپس چلے جاؤ۔ زندگی کا کچہہ اعتبار نہین معلوم نہین کہ آئندہ سال تک کون مرے اور کون زندہ رہے گا۔ اس لئے سچے دل سے توبہ کرنی چاہئیے۔ خدا فرماتا ہے۔ یاایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا[۲۸/۹] سو انسان کو چاہئیے کہ اگر توبہ کرے تو خالص توبہ کرے۔ توبہ اصل مین رجوع کو کہتے ہین۔ صرف الفاظ ایک قسم کی عادت ہو جاتی ہے اس لئے خدا تعالےٰ نے یہ نہین کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پہرو بلکہ فرمایا کہ خدا کی طرف رجوع کرو جیسا کہ حق ہے رجوع کرنے کا۔

توبہ نصوح

کیونکہ جب تناقض جہات مین سے ایک کو چہوڑ کر انسان دوسری طرف آجاتا ہے تو پہر پہلی جگہ دور ہو جاتی ہے اور جس کی طرف جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہو جاتی ہے یہی مطلب توبہ کا ہے کہ جب انسان خدا کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور دن بدن اسی کی طرف چلتا ہے۔ تو آخر یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ وہ شیطان سے دور ہو جاتا ہے اور خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو جس کے نزدیک ہوتا ہے اسی کی بات سنتا ہے اس لئے ایسے انسان پر جو عملی طور پر شیطان سے دور اور خدا سے نزدیک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فیوض اور برکات کا نزول ہوتا ہے اور سفلی آلایشون کا گند اس سے دہو یا جاتا ہے جیسے آگے فرمایا عسیٰ ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم۔ کیونکہ توبہ مین ایک خاصیت ہے کہ گذشتہ گناہ اس سے بخشے جاتے ہین۔ ایسے ہی ایک اور جگہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین[۲/۱۲] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تو تواب ہوتے ہین۔ اور ایک متطہر ہوتے ہین۔

تواب اور متطہر

تواب ان کو کہا جاتا ہے جو بکلی خدا کی طرف رجوع کر لیتے ہین۔ اور متطہر وہ ہوتے ہین۔ کہ وہ مجاہدات اور ریاضات کرتے رہتے ہین۔ اور ان کے دل مین ایک کیٹ سی لگی رہتی ہے کہ کسی طرح سے ان آلائشون سے پاک ہو جاوین۔ اور نفس امارہ کے جذبات پر ہر طرح سے غالب آکر زکی النفس بن جاوین۔

نفس کے اقسام

یاد رکہنا چاہئیے کہ قرآن مجید مین نفس کی تین قسمین بیان کی گئی ہین۔ نفس امارہ۔ نفس لوامہ۔ نفس مطمئنہ۔ نفس امارہ اسکو کہتے ہین۔ کہ سوائے بدی کے اور کچہہ چاہتا ہی نہین۔ جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے ان النفس لامارۃ بالسوء[۱۳/۴] یعنی نفس امارہ مین یہ خاصیت ہے۔ کہ وہ انسان کو بدی کی طرف جہکاتا ہے۔

نفس امارہ

اور ناپسندیدہ اور بد راہون پر چلانا چاہتا ہے۔ جتنے بدکار چور ڈاکو دنیا مین پائے جاتے ہین۔ وہ سب اسی نفس کے ماتحت کام کرتے ہین۔ ایسا شخص جو نفس امارہ کے ماتحت ہو ہر ایک طرح کے بدکام کر لیتا ہے۔ ہم نے ایک شخص کو دیکہا تہا جس نے صرف بارہ آنہ کی خاطر ایک لڑکے کو جان سے مار دیا تہا۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ ؎

حضرت انسان کہ حد مشترک را جامع است

مے تواند شد مسیحا مے تواند خر شدن

غرض جو انسان نفس امارہ کے تابع ہوتا ہے وہ ہر ایک بدی کو شیر مادر کی طرح سمجہتا ہے اور جب تک کہ وہ اسی حالت مین رہتا ہے بدیان اس سے دور نہین ہو سکتین۔ پہر دوسری قسم نفس کی نفس لوامہ ہے۔ جیسے کہ قرآن شریف مین خدا تعالےٰ فرماتا ہے ولا اقسم بالنفس اللوامۃ[۲۹/۲] یعنی مین اس نفس کی قسم کہاتا ہون۔

نفس لوامہ

جو بدی کے کامون اور نیز ہر ایک طرح کی بے اعتدالی پر اپنے تئین ملامت کرتا ہے۔ ایسے شخص سے اگر کوئی بدی ظہور مین آجاتی ہے۔ تو پہر وہ اس پر جلدی سے متنبہ ہو جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اس بری حرکت پر ملامت کرتا ہے اور اسی لئے اس کا نام نفس لوامہ رکہا ہے یعنی بہت ملامت کرنے والا۔ جو شخص اس نفس کے تابع ہوتا ہے۔ وہ نیکیون کے بجا لانے پر پورے طور پر قادر نہین ہوتا۔ اور طبعی جذبات اس پر کبہی نہ کبہی غالب آجاتے ہین۔ لیکن وہ اس حالت سے نکلنا چاہتا ہے۔ اور اپنی کمزوری پر نادم ہوتا رہتا ہے۔ اس کے بعد تیسری قسم نفس کی نفس مطمئنہ ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی[۳۰/۲] یعنی اے وہ نفس جو خدا سے آرام پا گیا ہے اپنے رب کی طرف واپس چلا آ تو خدا سے راضی ہے اور خدا تجہہ پر راضی ہے پس میرے بندون مین مل جا اور میرے بہشت کے اندر داخل ہو جا۔ غرض یہ وہ حالت ہوتی ہے۔ کہ جب انسان خدا سے پوری تسلی پا لیتا ہے اور اس کو کسی قسم کا اضطراب باقی نہین رہتا۔ اور خدا تعالےٰ سے ایسا پیوند کرتا ہے کہ بغیر اس کے جی بہی نہین سکتا۔ نفس لوامہ والا تو ابہی بہت خطرے کی حالت مین ہوتا ہے۔ کیونکہ اندیشہ ہوتا ہے کہ لوٹ کر وہ کہین پہر نفس امارہ نہ بن جاوے۔ لیکن نفس مطمئنہ کا وہ مرتبہ ہے کہ جس مین نفس تمام کمزوریون سے نجات پا کر روحانی قوتون سے بہر جاتا ہے۔ غرض یاد رکہنا چاہئیے کہ جب تک انسان اس مقام تک نہین پہنچتا اس وقت تک وہ خطرہ کی حالت مین ہوتا ہے اس لئے چاہئیے کہ جب تک انسان اس مرتبہ کو حاصل نہ کرے۔ مجاہدات اور ریاضات مین لگا رہے۔ سوچنا چاہئیے کہ انسان کے بدن پر جذام کا داغ نکل آتا ہے تو پہر کیسے کیسے خیالات اس کے دل مین اٹہتے ہین اور کیسے دور دراز کے نتیجون پر وہ پہنچتا ہے۔ اور اپنی آنیوالی حالت کا خیال کر کے وہ کیسا غمگین ہوتا ہے۔ کبہی خیال کرتا ہے کہ شاید اب لوگ مجہہ سے نفرت کرنے لگ جاین گے

جسمانی اور روحانی جذام

اور میرے ساتہہ بدسلوکی سے پیش آین گے۔ اور کبہی سوچتا ہے کہ خدا جانے اب مین کسی ابتر حالت مین ہو جاؤن گا۔ اور کن کن دکہون مین مبتلا ہونگا۔ لیکن افسوس کہ اس بات کا خیال تک بہی نہین کیا جاتا۔ کہ آخر مرنا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ اس وقت کیا حالت ہو گی۔

یہ جذام تو ایسا ہے کہ مرنے کے بعد ہی اس سے خلاصی

ہو جاتی ہے مگر وہ کو ہر جو روح کو لگ جاتا ہے وہ تو ابد تک رہتا ہے۔ کیا کبھی اس کا بھی فکر کیا ہے۔ یاد رکھو جو خدا کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے۔ ان کو دونوں جہانوں کی نعمتیں دی جاتی ہیں جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور یہ اس واسطے فرمایا کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میری طرف

دو بہشت

آنے والا دنیا کھو بیٹھتے ہیں۔ بلکہ ان کے لئے دو بہشت ہیں۔ ایک بہشت تو اسی دنیا میں اور ایک جو آگے ہوگا۔ دیکھو اتنے انبیاء گذرے ہیں کیا کسی نے اس دنیا میں ذلت اور خواری دیکھی؟ سب کے سب اس دنیا میں سے کامیاب اور مظفر و منصور ہو کر گئے ہیں۔ خدا

انبیا کی سادگی

نے ان کے دشمنوں کو تباہ کیا اور ان کو عزت اور جلال کے تخت پر جگہ دی۔ لیکن اگر وہ اس دنیا کے پیچھے پڑتے تو زیادہ سے زیادہ دس بارہ روپیہ ماہوار کی نوکری انہیں ملتی۔ کیونکہ وہ صاف گو اور سادہ طبع تھے مگر جب انہوں نے خدا کے لئے اس دنیا کو چھوڑا۔ تو ایک دنیا ان کے تابع کی گئی۔ غور کر کے دیکھو کہ اگر ان لوگوں نے خدا کے لئے اس دنیا کو چھوڑ دیا تھا۔ تو نقصان کیا اٹھایا؟ حضرت ابوبکر صدیق کو ہی دیکھو کہ جب وہ شام کے ملک سے واپس آ رہے تھے۔ تو راستہ میں ایک شخص ان کو ملا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ اس شخص نے جواب دیا کہ اور تو کوئی تازہ خبر نہیں۔ البتہ تمہارے دوست (محمد صلعم) نے پیغمبری کا دعوے کیا ہے۔ اس پر ابوبکر صدیق نے اس کو جواب دیا کہ اگر اس نے نبوت کا دعوے کیا ہے تو وہ سچا ہے۔ وہ جھوٹا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق سیدھے حضرت نبی کریم صلعم کے مکان پر چلے گئے۔ اور آنحضرت کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ آپ گواہ رہیں کہ سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والا میں ہوں۔ دیکھو انہوں نے آنحضرت صلعم سے کوئی معجزہ نہیں مانگا تھا۔ صرف پہلے تعارف کی برکت سے وہ ایمان لے آئے تھے۔ یاد رکھو معجزات وہ طلب کیا کرتے ہیں جن کو تعارف نہیں ہوتا۔ جو لنگوٹیا یار ہوتا ہے اس کے لئے تو سابقہ حالات ہی معجزہ ہوتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو بڑی بڑی تکالیف کا سامنا ہوا۔ طرح طرح کے مصائب اور سخت درجہ کے دکھ اٹھانے پڑے لیکن دیکھو کہ اگر سب سے زیادہ انہیں کو دکھ دیا گیا تھا۔ اور وہی سب سے بڑھ کر ستائے گئے تھے۔ تو سب سے پہلے تخت نبوت پر وہی بٹھائے گئے تھے۔ کہاں وہ تجارت کہ

تخت نبوت کا پہلا وارث

تمام دن دھکے کھاتے پھرتے تھے اور کہاں یہ درجہ کہ آنحضرت صلعم کے بعد سب سے اول خلیفہ انہیں کو مقرر کیا گیا۔ انسان کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنے سے بچے۔ کیونکہ اس کا انجام آخر میں تباہی ہوا کرتا ہے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وذالکم ظنکم الذی ظننتم بربکم ارداکم فاصبحتم من الخاسرین اس لئے سمجھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنا اصل میں بے ایمانی کا بیج بونا ہے جس کا نتیجہ آخر کار ہلاکت ہوا کرتا ہے

بدظنی کا نتیجہ

جب کبھی خدا تعالیٰ کسی کو اپنا رسول بنا کر بھیجتا ہے۔ اور جو اس کی مخالفت کرتا ہے۔ یاد رکھو جب ایک مامور من اللہ آتا ہے تو اس سے منہ پھیرنا اصل میں خدا سے منہ پھیرنا ہے۔ دیکھو گورنمنٹ کا ادنیٰ سا چپڑاسی ہوتا ہے پانچ روپیہ ماہوار اس کی تنخواہ ہوتی ہے۔

گورنمنٹ کا چپڑاسی اور زمیندار لوگ

لیکن جب وہ گورنمنٹ کے حکم سے سرکاری پروانہ لے کر زمینداروں کے پاس جاتا ہے اگر زمیندار یہ خیال کر کے کہ یہ ایک پانچ روپیہ کا ملازم ہے اس کو تنگ کریں اور بجائے اس کے حکم کی تعمیل کر کے الٹا اس کو ماریں پیٹیں اور بدسلوکی سے پیش آویں۔ تو اب بتلاؤ کہ کیا گورنمنٹ ایسے شخصوں کو سزا نہ دیگی؟ دیگی اور ضرور دیگی کیونکہ گورنمنٹ کے چپڑاسی کو بے عزت اور ذلیل کرنا اصل میں گورنمنٹ کو ہی بے عزت اور ذلیل کرنا ہے اسی طرح جو شخص خدا کے مامور کی مخالفت کرتا ہے وہ اس کی نہیں بلکہ حقیقت میں وہ خدا کی مخالفت کرتا ہے۔

یاد رکھو خدا اگرچہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر جو لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے اور بجائے اس کے کہ اپنے

خدا کا رسول اور دنیا دار لوگ

گناہوں کا اقرار کر کے خدا تعالیٰ کے حضور جھک جائیں الٹے خدا تعالیٰ کے رسول کو ستانے اور دکھ دیتے ہیں وہ آخر پکڑے جاتے ہیں اور ضرور پکڑے جاتے ہیں۔ دیکھو دن نہایت نازک آتے جاتے ہیں اس لئے تم لوگوں کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کرو اور تضرع اور ابتہال کے ساتھ دن رات اس سے دعائیں مانگتے رہو۔ خدا تمہیں توفیق دے۔ اب دعا کر لو۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے بمعہ سامعین ـــ ـــ ـــ نہایت خلوص کے ساتھ دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگیں

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فامنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا واتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیمۃ انک لا تخلف المیعاد

عید اضحی کی تقریب پر احمدیوں کو اطلاع

یہ ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ کیا گیا ہے کہ سیالکوٹ کی انجمن احمدیہ ہمارے سلسلہ میں ایک درخشاں جماعت ہے اور جب کسی قومی معاملہ کے متعلق **نمونہ** پیش کرنے کی حاجت پڑتی ہے۔ تو سیالکوٹ کی جماعت کا ہی نام لینا پڑتا ہے اور اس امر میں مجھکو اور تمام بہی خواہان قوم اور بزرگان ملت کو خوشی ہوتی ہے یہ ایک فضل ہے جو سیالکوٹ کی جماعت کو ملا ہے۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اسی جماعت نے عید فنڈ کی تحریک کی تھی۔ اور یہ تحریک سالہا سال سے کام کر رہی ہے اور سیالکوٹ ہی کی جماعت کو یہ فخر ہے۔ کہ **عید فنڈ** کی رقم سب سے زیادہ جمع کر کے بھیجتی رہی ہے۔ اب **عید الضحیٰ** کی تقریب قریب ہے اس لئے قبل از وقت جماعت کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ اس موقعہ پر نہایت احتیاط اور کوشش سے کام کیا جاوے اور اگر ہر **فرد** ایک روپیہ جیسا کہ مقرر کیا گیا ہے اس فنڈ میں داخل کر دے تو ایک سال کے مدرسہ کے اخراجات صرف ایک **عید** کی تقریب پر جمع ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ امر افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ جیسے چاہیئے سعی نہیں کی جاتی اس لئے میں احمدی انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور جہاں تک ان سے ہو سکے اس فنڈ کی فراہمی کے لئے دل و جان سے کوشش کریں اور اگر زیادہ نہیں تو کم از کم **دس ہزار** روپیہ تو اس تقریب پر جمع ہو جانا چاہیئے۔ ہر ایک انجمن سے جس قدر رقم وصول ہوگی وہ اخبار میں انجمن کے اسم وار چھاپ دینے کی کوشش کی جائے گی۔

عید فنڈ کے علاوہ **قربانی کی کھالوں** کو جمع کر کے اس کا روپیہ یہاں کے مساکین طلباء کی ضرورت کے لئے دیا جاوے ان رقوم کیلئے جو بہترین مصرف یہاں موجود ہیں دوسری جگہ نہیں ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے قوم کے بڑے بڑے کام ہو سکتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ وہ کونسے الفاظ لاؤں جس سے قوم کے دل متاثر ہو سکیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس دل کو چاہیئے قومی ضرورتوں کے احساس کیلئے برگزیدہ کرے زمانہ آئیگا جب ان ضرورات کیلئے دست سوال دراز کرنیکی حاجت نہ ہوگی اس وقت لوگ چاہیں گے کہ انکا روپیہ کسی دینی خدمت کے لئے کام آئے مگر سلسلہ مستغنی ہوگا۔

پس آج وقت ہے کہ ہم اپنے مالوں سے سلسلہ کی خدمت کریں قوم کے بچوں کی تعلیم کا سوال بہت بڑا ہے اور اس پر تمہاری آئندہ نسلوں کی ترقی کا سوال وابستہ ہے اس لئے اسکو محسوس کرنے کی طرف توجہ کرو میں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ عید فنڈ میں پوری توجہ اور سعی سے وصول کیا جاوے اور قربانی کی کھالیں بھی احتیاط سے جمع کر کے انکا روپیہ مساکین فنڈ کیلئے بھیجا جاوے۔

وجودِ باری اور توحید

خدا کی ذات و صفات اور اُس کے وجود کا مسئلہ تمام مذاہب کی جان ہے اور بقیہ تمام مسائل مذہبی فرعیات اور اس کا ضمیمہ کہلائے جاتے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جاوے اور تاریخ عالم کی ورق گردانی کیجاوے تو جو ٹھوکریں دُنیا کی تمام قوموں نے اس راس المسائل میں کھائی ہیں اور اس مسئلہ کے متعلق جن غلطیوں میں تمام اہل مذاہب بلکہ تمام عالم باستثنا اسلام کے پڑے ہیں وہ حد بیان سے باہر ہیں بلکہ اگر یوں کہا جاوے کہ مذہبی مسائل میں جسقدر اہم المسائل وجود باری کا مسئلہ ہے اُسی قدر اہم ترین غلطیاں اُس کے سمجھنے میں انسانوں سے ظہور میں آئیں تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔

انسان کی فطری حالت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سب سے اول انسان کرہ ارض پر تخلیق کیا گیا ہوگا تو وہ بھی مثل اور بہائم کے جنگل اور میدانوں میں مارا مارا پھرتا ہوگا۔ اُس میں نہ اپنی حفاظت کا ادراک ہوگا اور نہ لوازمات آسائش کے بہم پہنچانے کی قابلیت ہوگی نہ وہ اپنے سے زبردست دشمنوں کا مقابلہ کر سکتا ہوگا اور نہ ان کے حملوں سے اپنی حفاظت کی اُس میں قدرت ہوگی۔ لیکن خطروں کے وقت وہ ضرور اپنے سے کسی بالاتر طاقت کی پناہ چاہتا ہوگا جس طرح چارپایوں اور بہائم جنگلی اور بچوں کی حرکات سے آج اس امر کا مشاہدہ ہوتا ہے کہ وہ بھی خطرہ کے وقت اپنے سے کسی بالاتر قوت کی حفاظت و پناہ میں اپنے آپکو دینا چاہتے ہیں۔ یہ تو خدائے قدیر کے وجود ہستی کی ایک دلیل ہے۔ لیکن یہ انسانی ادراک سے بالاتر ہے کہ وہ ذات واجب الوجود کیا ہے؟ اُس کے اوصاف و صفات کیسے ہیں؟ اور کن کن صفات سے وہ موصوف ہو سکتا ہے۔ یہ تمام امور ادراک بشری سے باہر تھے پس اُس زمانہ کے انسانوں کے ہر اپنے سے بالاتر طاقت کو اپنا رب اور رازق بنالیا اور جب تک اُس کے بھیجے رسولوں نے دنیا میں آ کر اوصاف باری تعالیٰ کو نہ بتلایا انسان اپنے سچے خالق کو نہ پہچان سکا لیکن تمام گذشتہ شریعتوں کو اُن کے متبعین نے کچھ ایسا غلط مبحث کر لیا کہ وجود باری کی نسبت صحیح عقائد تقریباً معدوم ہو گئے اور ملت عیسوی کے پیرو تین خدا ماننے لگے اور پھر تین کو ایک اور ایک کو تین کہنے لگے حالانکہ یہ اجتماع النقیضین خود ان کی سمجھ میں بھی نہ آیا اور جب بالکل مجبور ہوئے تو کہنے لگے کہ عقیدہ کا سمجھ میں کچھ ضروری امر نہیں ہے۔

مصری کئی کروڑ خداؤں کو تسلیم کرتے تھے۔ پارسیوں کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ نیکی و بدی کا خدا ایک کیونکر ہو سکتا ہے اس لئے انھوں نے نیکی و بدی کے دو خدا علیحدہ علیحدہ مقرر کئے۔ ہندوؤں کے یہاں کم سے کم تین خدا تھے۔ برہما۔ بشن۔ مہیش۔ یہود البتہ ایک خدا کے قائل تھے۔ لیکن جن اوصاف سے وہ لوگ خدا کو نسبت دیتے تھے۔ وہ ایک معمولی انسانی صفت سے بھی کمتر تھی۔ مثلاً یہودیوں کا خدا ایک رات یعقوب سے کشتی لڑا اور جب وہ اُس کو نہ پچھاڑ سکا تو تیمم کیا وقت یعقوب کے پاؤں کی نس چھوکر اُس سے اپنا پیچھا چھڑایا۔ اور اس طرح وہ کہ دیگر وہ آسمان پر چڑھ گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ اُن قوموں کا تذکرہ ہے کہ جو خدا کے وجود کو تسلیم کرتی تھیں لیکن اُن کے علاوہ بہت سی وہ قومیں بھی تھیں جو سرے سے خدا کی قائل ہی نہ تھیں۔ مثلاً زندیق۔ دہریہ۔ مادیئین۔

خلاصہ یہ ہے کہ دنیا اسی قسم کی عالمگیر تاریکی میں مبتلا تھی اور انسانی دلوں کو اسی قسم کے توہمات نے مسخر کر رکھا تھا کہ ان غلط خیالات و معتقدات کے تاریک پردہ کو چاک کر کے دفعتہً اسلام نے اپنا نورانی چہرہ دنیا کو دکھلایا اور بتلایا کہ جن غلط معتقدات میں تم مبتلا ہو اور جن محدود اوصاف کے ساتھ اس افضل ترین عالم ذات کو منسوب کرتے ہو۔ اُن سب سے وہ خدائے حی و قیوم ارفع و اعلےٰ ہے۔

اسلام نے جس خدا کو دنیا سے متعارف کرایا وہ خدا او ہے مخصوص ہے اور زمان و مکان جہت و اشارہ تحت و فوق ہر قسم کی قیود اور خصوصیات سے مبرا و منزہ ہے یہ وہ تقدیس و تنزیہ تھی جس پر یورپ نے بھی حیرت ظاہر کی اور یورپ کا مشہور فاضل گبن کہہ اٹھا کہ جب زمان و مکان جہت و اشارہ تمامی خصوصیات کو علیحدہ کر لیا جاوے تو پھر خیال کے لئے کیا باقی رہتا ہے؟ بے شبہ اسلام کو ایسی ہی وسیع الخیالی کی بنیاد قائم کرنا تھی جو جسمانی خصوصیات سے بالکل مبرا ہو۔ اور اسی بنا پر اسلام نے ہر قسم کی بت پرستی کو خواہ وہ اشارۃً ہی کیوں نہ ہو ناجائز قرار دیا۔ کیونکہ اسلام نے خدا کی ذات کو پاک و منزہ خیال قائم تھا وہ ایسا نہ تھا کہ خدا کا تصور بغیر جسمانی ہیکل و صورت کے انسانی دلوں میں نہ آسکے۔ ہندو۔ مصری۔ صابئی۔ رومن کیتھلک عیسائی سب خدا کے تصور کے لئے تمثیل کے محتاج تھے اور اسی وجہ سے طرح طرح کی بت پرستیوں میں مبتلا تھے۔ لیکن اسلام میں باوجود صدہا فرقوں کے پیدا ہو جانے کے کسی فرقہ کو آج تک بت پرستی کا خیال بھی نہ آسکا۔ دنیا میں آج تمام دیگر مذاہب کے لوگ جس قدر روشن ضمیر اور بلند خیال ہوتے جاتے ہیں وہ توحید خالص کے قریب آتے جاتے ہیں۔ علوم و فنون اور خیالات کی وسعت جس قدر بڑھتی جاتی ہے اُسی قدر خدا کی نسبت جسمانی قیود کا خیال مٹتا جاتا ہے۔ دیکھئے آریہ سماج کے بانی نے بھی جب ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی تو انھوں نے بھی ایک ایسا خدا دنیا کے سامنے پیش کیا جو جسمانی قیود سے مبرا ہے۔ لیکن چونکہ وہ اسلامی تعلیم کو بخوبی نہ سمجھ سکے تھے۔ اس لئے مسئلہ توحید میں اسلام کی صحیح نقل بھی نہ کر سکے اور جس خدا کو اُنھوں نے دنیا کے سامنے پیش کیا اُس کے ساتھ ہی ازلیت میں اُس کے دو اور شریک بھی کر دیئے یعنے جس طرح خدا کو انادی اور غیر مخلوق بتلایا اُسی طرح اُس کے ساتھ مادہ اور روح کو بھی ازلی اور انادی اور غیر مخلوق ٹھیرایا۔ علاوہ ازیں سوامی دیانند اپنے پرمیشور کو تحت و مکان سے بھی مستثنےٰ نہ کر سکے اسی کا سبب ہے کہ آریہ پرمیشور کو ہر اعلےٰ و ادنےٰ کثیف و غلیظ نجاست بول و براز تک میں بھی متمکن مانتے ہیں بخلاف اس کے اسلام نے نہایت وضاحت کے ساتھ بتلا دیا ہے کہ جس خدا کو عالم کے سامنے پیش کرتا ہوں نہ صرف خود بلکہ اُس کا علم ہر جگہ محیط ہے۔ اسلام نے جس خدا کو پیش کیا ہے اُس کو ان الفاظ کے ساتھ پیش کیا ہے کہ:۔

"اللہ (وہ ذات پاک ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ (کارخانہ عالم کا) سنبھالنے والا نہ اُس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اُس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں کسی کی سفارش کرے جو کچھ لوگوں کو پیش (آ رہا ہے) وہ اور جو کچھ اُن کے بعد (ہونے والا ہے) وہ اُس کو (سب) معلوم ہے اور لوگ اُس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں رکھتے مگر جتنی وہ چاہے" پھر آگے چلکر ارشاد ہوتا ہے "وہ آسمانوں اور زمین کی حفاظت ہم سے برا مطلق گراں نہیں ہے۔ وہ بڑا عالی شان اور عظمت والا ہے۔ (سورہ بقر رکوع ۳۴) اور آگے ارشاد ہوا ہے کہ:۔ "وہ اللہ ایسا (پاک ذات) ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر (سب کا) جاننے والا وہی بڑا مہربان (اور) رحم والا ہے۔ وہ اللہ ایسا (پاک ذات) ہے کہ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں (تمام جہان کا) بادشاہ ہے پاک ذات ہے (تمام) عیبوں سے بری ہے امن دینے والا ہے نگہبان ہے زبردست ہے بڑا دباؤ والا ہے۔ بڑی عظمت رکھتا ہے یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ (کی ذات) اُس سے پاک ہے وہی اللہ (ہر چیز کا) خالق (ہر چیز کا) موجد ہے مخلوقات کی طرح طرح کی صورتیں بنانیوالا ہے (اُس کی اچھی اچھی صفتیں ہیں اور اسی سبب سے اُس کے اچھے ہی اچھے نام ہیں جو (مخلوقات) آسمانوں اور زمین میں ہے (سب ہی تو) اُس کی تسبیح (و تقدیس) کرتے ہیں اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ سورہ الممتحنہ رکوع ۴) پھر ارشاد ہوتا ہے کہ:۔ "کہو کہ وہ اللہ ایک اللہ بے نیاز ہے نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اُس کی برابری کا ہے" (سورۃ الاخلاص)

ایک اور مقام پر فرمایا ہے کہ "آسمان اور زمین میں کس قدر بے شمار نشانیاں ہیں لیکن یہ لوگ اُن پر گذر جاتے ہیں اور اُنکی طرف رخ نہیں کرتے"۔ دوسری جگہ وارد ہوا ہے کہ:۔ "بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا کے باب میں بے عملی کے ساتھ جھگڑتے ہیں کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے"۔ ایک تیسرے مقام پر آیا ہے کہ:۔ "اگر آسمانوں اور زمین میں کئی خدا ہوتے تو دونوں میں فساد پڑ جاتا"۔ آیات متذکرہ بالا تقریباً ہر ایک فرقہ یعنے پارسیوں۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں اور آریوں وغیرہ کے لئے معارضہ ہیں جن کی تشریح تحصیل حاصل ہے تاہم مختصراً سمجھ لیجئے کہ نہ تو خدا کو کسی نے جنا۔ اور نہ خدا نے کسی کو جنا اُس کی ذات توالد اور تناسل جو لازمہ بشریت

ہے کیونکہ سلسلہ سے بالکل مبرا ہے اس لئے باپ بیٹے اور روح القدس کا سلسلہ بالکل مہمل ہے ۔ نظام عالم درہم برہم ہو جاتا ۔ اس لئے وہ ذات پاک بے شک واحد محض ہے ۔ پس کئی کروڑ یا نیکی بدی کے دو جدا جدا خداؤں کا عقیدہ باطل ہے ۔ اب رہا وہ خدا جو اپنے ایک بندے سے کشتی لڑ کر بازی نہ لیجا سکا وہ خدائی کے قابل نہیں ہو سکتا جس کے مثیل بھی شکل اُس کے ازلی ابدی ہوں ۔ رہا وجود باری سے انکار وہ بھی جہالت محض ہے کیونکہ جب نظام عالم کا مرتب کرنیوالا کوئی نہیں تو یہ عالم کہاں سے ظہور میں آیا کیونکہ علت بدون معلول اور فعل بغیر فاعل ناممکن ہے ۔ آخرکار ایک ایسے خدا کا وجود تسلیم کرنا پڑتا ہے جو تمام عیوب و نقائص سے منزہ اور تمام اوصاف اور ہر ایک قسم کی قابلیتوں ۔ قوتوں ۔ قدرتوں میں وحید اور فرد ہو اُسکا کسی شعبہ اور کسی نوع میں کوئی شریک نہ ہو چنانچہ اس مسئلہ کو کس خوبی سے اسلام نے حل کر دیا ہے کہ اگر کوئی بھی اس اللہ پاک کا کسی قسم کا بھی شریک ہوتا تو یہ نظام عالم درہم برہم ہو جاتا ۔ اسی مسئلہ کو اگر فلاسفر اور منطقی شخص کے سامنے منطقی پیرایہ میں پیش کیا جائے تو پہلے مقدمات ذیل کو ذہن نشین کرانا ہوگا (۱) عالم میں گو بظاہر ہزاروں لاکھوں اشیا نظر آتی ہیں لیکن عالم ایک شئے واحد ہے اور یہ تمام اشیاء اُس کی ذاتیات اور اجزا ہیں جس طرح انسان میں ہاتھ پاؤں ناک ۔ کان ۔ آنکھ ۔ منہ اور بہت سے اندرونی اعضا موجود ہیں ۔ تاہم انسان ایک شئے واحد ہے ۔ (۲) ایک چیز کی دو علت تامہ نہیں ہو سکتیں ۔ کیونکہ علت تامہ کے یہ معنے ہیں کہ اُس کے وجود کے ساتھ بلا انتظار کسی اور چیز کے معلول وجود میں آ جائے ۔ اس لئے اگر ایک معلول کے لئے دو علت تامہ ہوں ایک بالکل بیکار ہوگی ۔ (۳) خدا عالم کی علت تامہ ہے ۔ اب استدلال کے مقدمات یہ ہیں ۔ عالم ایک شئے واحد ہے اور شئے واحد کی دو علت تامہ نہیں ہو سکتیں اس لئے عالم کی بھی دو علت تامہ نہیں ہو سکتیں ۔ خدا عالم کی علت تامہ ہے اور علت تامہ متعدد نہیں ہو سکتی اس لئے خدا بھی متعدد نہیں ہو سکتا " پس جب پاکیزہ عنوان سے خداوند عالم کو واحد محض اسلام نے بتلایا ہے اس عنوان کی نظیر خود اسلام ہی ہے ۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ خدا کے اقرار و اعتراف کا دل پر جو اخلاقی اثر پڑتا ہے وہ بغیر توحید کامل کے پیدا نہیں ہو سکتا ۔ اطاعت ۔ انقیاد خشوع و خضوع ۔ توکل ۔ اخلاص کی حالت اُسی وقت دل پر طاری ہو سکتی ہے جب یہ خیال ہو کہ ہماری تمام حاجتوں تمام ضرورتوں ساری امیدوں ۔ کل خواہشوں کا کوئی ایک ہی مرکز ہے ۔ انسان میں استقلال ارادہ ۔ دلیری بے نیازی کے اوصاف بھی توحید کامل کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتے ۔ غور کیجئے کہ جو شخص ایک کے سوا اور کوئی دوسرا بھی حاجت روا مانتا ہے اُس کا سر ہر ایک آستانہ پر جھکنے کے واسطے طیار رہتا ہے ۔ مضمون اگرچہ اُس درجہ تکمیل نہیں ہو سکا ہے جس پایہ کا یہ مضمون ہے تاہم غور کرنے اور سبق حاصل کرنے کے واسطے کافی ہے ۔ ضیاء الاسلام مراد آباد ۔

حضرت حکیم الامت لاہور میں

آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ پر حضرت حکیم الامت جب لاہور میں تشریف لے گئے تھے ۔ تو وہاں ایک شخص نے ان پر ایک سوال کیا تھا جس کو فائدہ عام کے لئے بمعہ جواب ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔

سوال ۔ اللہ تعالے قرآن شریف میں فرماتا ہے ۔ الیوم اکملت لکم دینکم ۔ تو اس کے بعد تم لوگ درود شریف پڑھ کر محمد رسول اللہ صلعم کے لئے کیا مانگتے ہو ۔ اور جو مانگتے ہو وہ حضرت ابراہیم ؑ سے کم درجہ پر کیوں مانگتے ہو ۔ جیسا کہ کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم سے ظاہر ہوتا ہے ۔

جواب ۔ یاد رکھو ۔ ایک خدا کا فضل ہوتا ہے ۔ اور ایک کمیل دین ہوتی ہے ۔ خدا کے فضل محدود نہیں ہوتے کیونکہ اللہ تعالے خود محدود نہیں ویسے اس کے فضل بھی محدود نہیں اس کے گھر کا دوالہ کبھی نہیں نکلتا ۔ وہ جو کچھ کسی کو عنایت کرتا ہے اس سے بھی بڑھ کر دے سکتا ہے اسی واسطے مسلمانوں نے بہشت اور بہشت کی نعماء کو ابدی اور لاانقطاع ابدی مانا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے عطاءً غیر مجذوذ اور پھر فرمایا ۔ لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ ۔ غرض جب کہ خدا کے فضل بے انت ٹھہرے اور ہم جناب الٰہی سے اپنے محسن کے لئے ورد دل سے خاص رحمتوں کا نزول طلب کریں گے تو خدا تعالے ہماری خوشنودی پر جناب نبی کریم صلعم کے لئے خاص رحمتوں کا بھیجنا منظور فرمائے گا اور چونکہ اس دعا کے لئے اس نے خود ہمیں حکم دیا ہے اس واسطے یقیناً صلوٰۃ اور سلام کی دعا قبول ہو گی ۔ اور اس ذریعہ سے جب ہمارے نبی کریم صلعم کو خاص انعامات حاصل ہونگے تو وہ خوش ہو کر ملاء اعلیٰ میں ہمارے لئے توجہ کریں گے ۔ پس درود شریف کے پڑھنے سے مومن کو چار فائدے حاصل ہو سکتے ہیں

۱ ۔ خدا تعالے کی عظمت اور جلال کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جائے گا ۔ کیونکہ وہ ایک ایسی بلند شان والی قادر اور توانا ہستی ہے کہ سب کے سب انبیا رسول اور دیگر اولوالعزم ہر وقت اسکے محتاج ہیں ۔

۲ ۔ خدا تعالے کا کمال عنا ظاہر ہوگا ۔ کہ سارا جہان اس سے سوال کرتا رہتا ہے مگر اس کے خزانے ختم نہیں ہو سکتے اور جتنا دیتا ہے اس سے بھی بڑھ چڑھ کر دینے کے لئے اس کے پاس موجود رہتے ہے ۔

۳ ۔ آپ نبی کریم صلعم کی نسبت یہ عقیدہ پختہ ہو جائیگا ۔ کہ وہ خدا کا محتاج ہے ۔ اور ہر آن میں محتاج ہے ۔ خدائی کے مرتبہ پر نہیں پہنچا اور نہ پہنچیگا ۔ بلکہ عبد کا عبد ہی ہے ۔ اور عبد ہی رہیگا ۔ اور رہیگا اور خدا تعالے کا فیضان ان پر ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہے گا ۔

۴ ۔ درود شریف کے پڑھنے والا اس ذریعہ سے آنحضرت صلعم کے ساتھ اس ترقی میں شریک رہے گا ۔ باقی رہا علی ابراھیم و علی آل ابراھیم تو اس کا یہ جواب ہے کہ ہمارے نبی کریم صلعم حضرت ابراہیم کی آل میں ہی داخل ہیں اور صلوٰۃ بھیجنے والا چاہتا ہے کہ جس قدر برکات اور انعامات آلٰہیہ حضرت ابراہیم اور اس کی اولاد پر ہوئے ہیں ان سب کا مجموعہ ہمارے نبی کریم صلعم کو عطا ہو ۔ اس سے یہ تو ثابت نہیں ہو سکتا کہ ہمارے نبی کریم صلعم حضرت ابراہیم سے کمتر درجہ پر ہیں ۔ بلکہ اس سے تو ان کے اعلیٰ مدارج کا پتہ لگتا ہے چونکہ درود شریف پڑھنا ایک نیک کام ہے اور یہ ایک حکم ہے ۔ کہ جو کوئی نیکی سکھاتا ہے تو اس کو بھی اسی قدر ثواب پہنچتا ہے جسقدر کہ سیکھ کر عمل کرنے والے کو ۔ اس لئے دنیا میں جسقدر لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور عبادتیں کرتے ہیں ۔ ان سب کا ثواب ہمارے نبی کریم صلعم کو بھی پہنچتا ہے اور ہر وقت پہنچتا ہے ۔ کیونکہ زمین گول ہے ۔ اگر ایک جگہ فجر ہے ۔ تو دوسری جگہ عشا ہے ۔ ایک جگہ اگر عشا ہے تو دوسری جگہ شام ہے ایسے ہی اگر ایک جگہ ظہر کا وقت ہے تو دوسری جگہ عصر کا ہوگا ۔ غرض ہر گھڑی اور ہر وقت ہمارے نبی کریم صلعم کو ثواب پہنچتا رہتا ہے ۔ دنیا میں کروڑ در کروڑ رکوع اور سجدہ کرنے اور درود پڑھنے اور دوسری دعائیں مانگتے ہیں ۔ اور پھر اس کے علاوہ دوسرے احکام پر چلتے روزے رکھتے زکوٰتیں ادا کرتے ہیں ۔ اس لئے ماننا پڑے گا ۔ کہ ہر آن میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان عبادات کا ثواب پہنچتا رہتا ہے ۔ کیونکہ اسی نے یہ باتیں سکھائی ہیں ۔ کہ تم لوگ نمازیں پڑھو زکوٰتیں دو اور مجھ پر درود بھیجو ۔ اور پھر محمد رسول اللہ صلعم کی اپنی بھی جو دعائیں مانگتی ہونگی ۔ وہ ان کے علاوہ ہیں ۔ اب تم سوچ سکتے ہو کہ جب سے مسلمان شروع ہوئے اور جب تک رہیں گے ان سب کی عبادتیں ہمارے نبی کریم صلعم کے نامہ اعمال میں بھی ہونی چاہیں ۔ اس لئے ماننا پڑے گا کہ وہ دنیا کی کل مخلوقات کا سردار ہے ۔ کیونکہ اس کے اعمال تمام دنیا سے بڑھے ہوئے ہیں ۔ کیونکہ جو کوئی مسلمان نیکی کرے گا ۔ وہ محمد رسول اللہ صلعم کے نامۂ اعمال میں ضرور لکھی جائیگی اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام رسولوں نبیوں اور اولیاؤں کا بھی سردار ہے ۔ کیونکہ دنیا میں جسقدر رسول گذرے ہیں انکی امتیں ان کے لئے دعائیں نہیں کرتی ۔ مگر ہمارے نبی کریم صلعم کے لئے انکی امت دن رات دعائیں مانگتی رہتی ہے ۔ اور ہمارے نبی کریم صلعم کا تمام نبیوں اور تمام مخلوق سے بڑھ کر ہونیکا یہ ایک ثبوت ہے ۔

مسلمان اندھوں کی حفاظت کرو

حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است و بس
در بند آں مباش کہ نشنید یا شنید

کچھ عرصہ گذرتا ہے کہ مَیں نے روزانہ پیسہ اخبار میں اسلامی انسکلو پیڈیا کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ لکھا تھا۔ مجھے خیال تھا کہ کوئی دردمند دل میری اس تحریر سے متاثر ہوگا اور اُن نام نہاد انجمنوں کو متوجہ کریگا جو حمایت و اشاعتِ اسلام کے دعوے کرتے ہیں مگر

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

اسلام کی حمایت اور حفاظتِ دین شعرِ ان کے لئے ضروری نہیں ان کی غرض و غایت شاید کچھ اور ہے جس سے ہم ناآشنا ہیں۔ کسی مسلمان اخبار نویس نے اسپر کوئی ریمارک لکھنا بھی حرام سمجھ لیا جس سے مسلمانوں کی دینی حمیت کا اندازہ ہوسکتا ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حالت تو یہاں تک پہنچ چکی ہے اور بایں کہتے ہیں کہ کسی مصلح اور مامور کی حاجت نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملتِ بیضا کے متعلق ان میں احساس کا مادہ بھی نہیں رہا۔ افسوس۔

آج مَیں ایک اور امر مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ دل میں جانتا ہوں کہ غالباً اس کا بھی وہی حشر ہو جو اسلامی انسکلو پیڈیا والے مضمون کا ہوا۔ لیکن مجھے اس کی پرواہ نہیں مَیں نیک نیتی سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں اور اگر ایک دل پر بھی ٹھیس لگی تو مَیں سمجھونگا میری آہ کا اثر خالی نہیں گیا۔

اندھوں کی مفلوک اور معذور جماعت یوں تو ہر قوم اور طبقہ میں پائی جاتی ہے اور مسلمانوں میں بھی موجود ہے عیسائیوں نے پہلے ہی سے ایسے لوگوں کے لئے مدرسہ کھولے ہوئے ہیں جہاں اندھوں کو بائیبل پڑھائی جاتی ہے اور مختلف قسم کے کام سکھائے جاتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ نے اندھوں کی تعلیم اور تربیت کے لئے جس قدر سہولتیں اور آسانیاں پیدا کی ہیں اور انھیں ایک معذور اور مغلوب مخلوق کی بجائے کارآمد انسان بنانے کے لئے بہت کچھ کر دکھایا ہے اس زمانہ میں اگر اپنی قوم کے اندھے لڑکے اور لڑکیوں کے لئے کوئی بہتر صورت ہم لوگ پیدا نہ کر سکیں تو سخت افسوس اور ناشکری ہوگی۔ جب اس قسم کے ذرائع نہ تھے تو ان نابینا لڑکوں اور لڑکیوں کو حتی الوسع قرآن مجید حفظ کرایا جاتا تھا چنانچہ کثرت سے اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ مگر صرف اسی قدر تعلیم سے انھیں مسجد نشین . . . . کر دیا جاتا تھا اور اب تک اسی طریق پر کم و بیش عمل جاری ہے۔ بیشک عمدہ بات ہے کہ ان لوگوں کو قرآن مجید حفظ کرایا جاتا ہے لیکن جبکہ ان کی تعلیم اور تربیت مزید کے سامان اور اسباب میسر آسکتے ہیں تو پھر کیوں انھیں کارآمد فرقہ نہ بنایا جاوے۔ اب وہ بڑے مسجدوں میں ٹھیکر ٹکڑے توڑنے والے سُست اور نکمے وجود ہیں اور بیکار بیٹھے بیٹھے جو جو کچھ انھیں سوجھتا ہے اس کو خدا ہی بہتر جانتا ہے یا عام تجربے دُنیاداروں کو بتاتے ہیں۔ اس لئے کوشش ہونی چاہیئے کہ اس گروہ کی تربیت اور تعلیم کا مناسب انتظام کیا جائے۔ مسجدوں کی آمدنیاں بعض جگہ بیش قرار ہیں اگر مسلمانوں کی خیرات کا کوئی مناسب انتظام ہو اور مسلمانوں کو خدا سمجھ دے تو معمولی اخراجات سے یہ اندھوں کے لئے ایک نہیں بیسیوں بلکہ صدہا مدرسے قائم کرسکتے ہیں۔

مینے امرتسر میں عیسائیوں کے اندھوں کے بنائے ہوئے عمدہ عمدہ سامان دیکھے ہیں انہیں لوکریاں۔ چکیں بنانی سکھائی جاتی ہیں کرسیاں بُنتے ہیں اور لکڑی کے عمدہ عمدہ کام کرتے ہیں۔ اور اس طرح وہ نابینا گروہ آسایش سے زندگی بسر کرتے ہیں بلکہ مشن کو کچھ پیدا کرکے دیتے ہیں اور انپر کچھ بھی مشن کا خرچ نہیں ہوتا۔ ہاں اس ذریعہ سے وہ ان اندھوں اور سورداسوں کو جو مسجدوں یا شوالوں میں بیٹھے ہوئے۔

چوں بخلوت مے روند آں کارِ دیگر میکنند

کا عمل کرتے ہیں کارآمد گروہ بنانے کے علاوہ عیسائی بنا لیتے ہیں سررشتہ تعلیم کی طرف سے ایک سکول جواب کھولنے کی تجویز ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ غالباً یہ بھی عیسائیوں کی طرف سے کھولا جاویگا۔ اور گورنمنٹ اس میں کچھ مدد دے۔ اس سکول کا کھلنا تو کسی صورت میں مضر نہیں ضروری ہے لیکن اگر عیسائیوں نے ہی اس سکول کو کھولا تو مسلمان اپنی نسل کے ایک بہت بڑے حصہ کے ضائع ہونے کا یقین کرلیں۔ جو بچے اس سکول میں جائینگے اُن میں سے اکثروں کا تبدیل مذہب کر لینا بہت سہل ہوگا اور عیسائیوں کی یہی غرض اس سکول کے اجرا میں مخفی ہوگی ۔ اگر مسلمانوں میں کچھ بھی حمیت ہے تو اس کا تدارک اور انسداد کریں اور انسداد کی یہ صورت نہیں کہ اندھوں کو اس تعلیم گاہ میں جانے نہ دیں بلکہ یہ ہے کہ خود ان کی تعلیم کا انتظام کریں یہ کام میں سمجھتا ہوں بیس پچیس ہزار روپیہ کے سرمایہ سے ہوسکتا ہے اور اس قدر رقم صرف پنجاب ہی کے مسلمان جمع کرسکتے ہیں اور اگر وہ صرف ان روٹیوں کی قیمت ہی اس فنڈ میں دیدیں جو پہلے سے نابینا لڑکوں کو دیتے ہیں تو کافی ہوسکتی ہے۔ مسلمانو! خدا کے واسطے بیدار ہو جاؤ۔ یہ دن غفلت کے نہیں ہیں اپنی اس کمزور نسل کی حفاظت کرو آج تمہیں جو گروہ ایک بوجھ اور ناکارہ معلوم ہوتا ہے اگر تم موجودہ طریقِ تعلیم سے فایدہ اُٹھاؤ تو یہ گروہ تمہارے لئے بہت مفید ہوسکتا ہے چونکہ یہ لوگ نابینا ہوتے ہیں اس لئے انکی ذہنی طاقتیں اور غور و فکر کی قوتیں بہت کچھ کام کرسکتی ہیں دیکھو مَیں پھر کہتا ہوں لا تقتلوا اولادکم من خشیة املاق یہ بھی قتل اولاد ہے۔

اے پنجاب و ہند کے مسلمانو! کیا تم میں بھی ایک فرد نہیں ہے جو اس ضروری اور نفع رساں کام کے لئے کھڑا ہو یہ سکول جو مسلمان نابینا لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے قائم کریں دوسرے سکولوں کی نسبت جلد تر مفید اور سیلف سپورٹنگ ہوسکتا ہے۔ بہرحال اب وقت ہے کہ تم اپنی ذریت کی مدد کرو۔ اور انھیں دنیا کی خاطر اسلام جیسے برگزیدہ مذہب سے دور پھینکنے کی کوشش نہ کرو۔ اگر عیسائیوں کی طرف سے سکول کھل گیا اور مذہبی طور پر اس کا کوئی بُرا اثر پڑا تو یاد رکھو اس کے ذمہ وار تم ہوگے۔ مَیں وہ کون سے الفاظ لاؤں جن سے تمہارے دل میں اس ضرورت کا اثر پیدا کرسکوں بجز اس کے کہ اے خدا تو ہی اس قوم کے دل میں القا کر اور اس ضرورت کا احساس اُنھیں بخش آمین

کاش مسلمان اپنے روپیہ کے **مصرف** کا خیال کریں لاکھوں کروڑوں روپے جو عرسوں اور تعزیوں اور دوسری تقریبوں پر صرف کئے جاتے ہیں اگر وہ اس قسم کی مفید قوم انسٹی ٹیوشنز کے اجرا پر صرف ہوں تو خود اندازہ کرلو وہ قوم اور ملک کے لئے کس قدر مفید اور مبارک ہوسکتے ہیں۔ علماء اور صوفی سجادہ نشین اگر اس سوال پر توجہ کریں تو شاید بہت کچھ کرسکیں وہ عوام پر اپنا اثر ڈالیں اُن سے ایک ایک پیسہ لیں اور اس قسم کے مدرسہ کے لئے سرمایہ جمع کریں اور پھر لاہور جیسے مقام پر ایسا مدرسہ کھولدیں۔ مَیں دیکھوں گا کہ اس تحریک کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اگر یہ بھی خاموشی کے ساتھ گذر گئی تو پھر یقین نہیں تو یہ ظن کرنے کا حق ہوگا کہ مسلمان اپنی ذریت کو تباہ کرنے کا آپ ذمہ اُٹھاتے ہیں اے اللہ تو رحم فرما اور اس قسم کے ابتلا سے محفوظ رکھ۔ آمین

ضروری اطلاع

بعض خریداران کا الحکم ۲۴ دسمبر نمبر ۴۶ یہاں رکھ لیا گیا تھا لیکن پوری احتیاط سے تقسیم نہیں کیا گیا۔ اسواسطے عام طور پر یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جس خریدار کے پاس نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۷ء کا الحکم نہیں پہنچا وہ براہ مہربانی دفتر میں اطلاع کرکے طلب کریں۔ منیجر الحکم

خبروں کا گلدستہ

دنیاء اسلام کی خبریں

ہندوستان کے اکثر مقامات میں ماہ ذی الحجہ کا چاند اتوار کی شام کو دیکھا گیا۔ عید ۱۵؍ جنوری کو بروز بدھ ہوگی۔

کابل سے اطلاع پہنچی ہے کہ فقیر سید افتخار الدین برٹش ایجنٹ جو ماہ گذشتہ میں کابل سے واپس آنے والے تھے انہیں گورنمنٹ کی طرف سے اور دو سال تک کابل میں قیام کرنے کا حکم ملا ہے۔

امیر کابل سیاحت انگلستان کی طیاریاں کر رہے ہیں۔

لسان العرب۔ عربی لغت کی ایک مستند اور جامع کتاب ہے۔ چھاپہ کی بعض غلطیوں کی وجہ سے اہل مصر نے ارادہ کیا ہے کہ اسکی تصحیح کے لئے ایک کمیٹی قایم کی جاوے (علمی مذاق اور زندہ زبان اس کا نام ہے۔ ایڈیٹر)

علماء جرمن کی خواہش ہے کہ ارض یمن میں ایک وفد لیجاویں جو وہاں جاکر آثار عرب کی تحقیقات کرے لیکن یمن کی موجودہ مخدوش حالت شاید ایسے وفد کی اجازت نہ دے سکے

سلطان روم نے مطبع عثمانیہ کے مطبوعہ قرآن مجید کئی ہزار کو مفت میں تقسیم کئے ہیں۔ کاش اس کے ساتھ قرآن مجید کی صحیح تعلیم کا بھی بندوبست ہوتا۔

قیروان۔ افریقہ کا مشہور اور قدیم شہر اسلام کی پہلی صدی کی یادگار ہے مشہور فاتح عقبہ نے جو دولت امویہ کی طرف سے افریقہ کا کمانڈر انچیف تھا۔ اس شہر کو آباد کیا۔ اور فتوحات کا ہیڈکوارٹر قرار دیا تھا۔ حال میں اسی فاتح جنرل کے نام پر ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کا نام جمعیتہ العقبویہ ہے۔

راجہ محمد صادق خان صاحب والی ناپارہ کا مکہ میں ہیضہ سے انتقال ہو گیا ہے۔

باب عالی نے اناطولین ریلوے کو اپنا سرمایہ بڑھا کر دو گنا کرنے کی اجازت دیدی ہے جس سے کسیقدر یہ بھی مقصود ہے کہ بغداد ریلوے کے متعلق تیز رو ٹرینیں چلانے کے لئے لائن کے مستحکم و مضبوط کیا جاوے۔ **لائین** کے حلب تک پہنچ جانے پر ان ٹرینوں کی آمدورفت کا انتظام کیا جاے گا

تبریز کی ایک تار برقی مظہر ہے۔ ترکی ایرانی سرحد کا نزاع دور کرنے کو جو کمیشن مقرر ہوا تھا۔ اسنے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

اخبار پایونیر مستند سرکاری خبر کی بنا پر لکھتا ہے کہ بغداد اور دمشق میں عنقریب موٹر کار کی آمدورفت کا سلسلہ جاری ہونے والا ہے۔ اور اس کے متعلق قسطنطنیہ کے ٹھیکیداروں سے جو معاہدہ ہو رہا تھا۔ وہ تقریباً تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔

ایرانی پارلیمنٹ نے ۱۹۰۸ء کے لئے شاہی اخراجات کی مقدار پچیس لاکھ فرنیک قرار دی ہے (فرنیک ۹؍ کے برابر ہوتا ہے)

ایران میں اخبارات کو آزادی دیگئی ہے بشرطیکہ شریعت اسلام کے خلاف کچھ نہ لکھا جاوے۔

اخبارات مظہر ہیں کہ حجاز ریلوے کے مدینہ منورہ پہنچنے پر قسطنطنیہ میں ایک جلسہ ہوگا جس میں قیصر ہند کو بھی دعوت دی جائے گی۔

متفرق خبریں

ہندوستان میں سزائے تازیانہ کے قانون کی ترمیم امپیریل لیجسلیٹو کونسل کلکتہ کے آئیندہ اجلاس میں غالباً پیش ہوگی اور سزائے تازیانہ صرف عادی مجرموں کے لئے رہ جاے گی۔

ممالک متحدہ کی گرانی کے خیال سے بنگال کی بندرگاہوں پر روانہ کرنے کے لئے رنگون میں ڈیڑھ کروڑ من چاول مول لئے گئے۔

سول ملٹری گزٹ کا ایک الہ آبادی نامہ نگار تجویز کرتا ہے کہ چونکہ صوبجات متحدہ اور بعض اضلاع پنجاب میں سخت قحط پڑ رہا ہے اس لئے یہ عمدہ موقع ہے کہ افواج سرکاری کے لئے رنگروٹ بھرتی کئے جاویں۔

ہوڑہ کلکتہ سے الہ آباد تک ریلوے لائن اسی سال کے اندر ڈبل کر دی جائے گی۔ ہوڑا سے کام شروع کر دیا گیا ہے

پال گھاٹ ضلع مالابار میں ۱۸؍ جنوری کو ویدک اور یونانی کی نمایش ہوگی۔ اور قدیم ہندوستانی طریق علاج پر بعض دلچسپ مضامین پڑھے جائیں گے۔

۳؍ جنوری ۱۹۰۸ء کے ایک تار سے معلوم ہوا کہ تمام انگلستان میں سخت پالا پڑتا ہے۔ اور تیز تند مشرقی ہوا چل رہی ہے سردی کی وجہ سے کئی موتیں واقعہ ہو رہی ہیں۔

مکہ مدینہ اور ینبوع میں وبائے ہیضہ زوروں پر ہے۔

لوکل گورنمنٹوں نے پرائمری تعلیم مفت دیجانے کے متعلق اپنی رائیں بھیجدی ہیں۔

امسال تمام ہندوستان میں رقبہ زیر کاشت گندم سال گذشتہ کی نسبت ۴؍ ۳ فیصدی کم ہے پنجاب اور صوبجات متحدہ میں یہ کمی بترتیب ۴؍ ۲ اور ۵؍ ۳ فیصدی ہے۔

صوبجات متحدہ ممالک متوسط راجپوتانہ پنجاب اور صوبہ سرحدی میں چارہ کے سخت قحط کی وجہ سے گورنمنٹ نے تاجران چارہ کے واسطے ریل کی ایک بھاری رعایت کا اعلان کیا ہے تاکہ چارہ کی عام تجارت میں ترقی ہو۔ اور تمام موجودہ ذخیرے پورے طور پر مستعمل ہوسکیں۔ اس چارہ پر (باستثنائے چارہ برائے ضمیمہ فوج) جو سٹیشن ہائے متعلقہ صوبجات متذکرہ بالا کو روانہ کیا جاوے بحساب نصف آنہ فی روپیہ پیسنگاڑی فی میل اور ایک آنہ فی بوگی گاڑی وصول کیا جاے گا اور جو کرایہ مذکورہ بالا ریلوے ہائے کے خاص تخفیف شدہ جات کے حساب سے باقی رہیگا۔ وہ گورنمنٹ ادا کریگی۔

بنارس میں دریائے گنگا کے پل پر سے گذرنے کا محصول یکم ماہ حال سے موقوف ہو گیا۔

رنگون میں ایک انجمن بدیں غرض قایم ہوئی ہے کہ طلباء مدارس کو وظایف دیکر تحصیل علم کے لئے جاپان اور دیگر ممالک کو بھیجا جاوے۔

ضلع دہلی میں دیوانی مقدمات کی کثرت کی وجہ سے ڈسٹرکٹ جج اور منصف کی ۲ زاید آسامیاں چھ ماہ کے لئے منظور ہوئی ہیں۔

مدراس میں مویشی کے درمیان ایک قسم کا مرض نمودار ہو گیا ہے۔ جو فی الحال میونسپلٹی کے جانوروں تک محدود ہیں۔

لائل پور کے مجوزہ زراعتی کالج کا نصاب تعلیم طیار ہو رہا ہے یہ کالج جولائی ۱۹۰۸ء سے کھل جائیگا۔ اور تمام سٹاف یورپین ہوگا۔

لالہ لاجپت رائے نے ہر ماہ حال کو بمبی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ظاہر کیا کہ سماج نے آج تک پولیٹکس میں حصہ نہیں لیا۔ لیکن کچھ تعجب نہیں کہ آیندہ وہ ملکی معاملات پر غور و بحث کیا کرے۔

مرض النوم کی تحقیقاتی کانفرنس کا اجلاس جو ۸؍ جنوری کو مقام لنڈن منعقد ہونے والا تھا۔ فرانس کی درخواست پر ماہ فروری تک ملتوی ہو گیا۔

اوکسفورڈ میں ۱۵ سے ۱۸ دسمبر تک پینگلو قوم کا نگریس مذاہب کا اجلاس ہوگا۔

دارالامان کی خبریں

حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام اسی رسالہ کی تصنیف کے کام میں مصروف ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل آپ کی تائید کر رہا ہے

۲؍ ۱۰؍ جنوری ۱۹۰۸ء کو قادیان میں بارش ہوگئی ہے جسکی سبب سے اناج کے معمولی بھاؤ میں پہلے کی نسبت ارزانی ہونے لگی ہے۔ اور زمیندار کاشت ربیع کے کام میں مصروف ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عاجز بندوں کی دستگیری فرمائی ہے۔

۳ — ۱۲؍ جنوری ۱۹۰۸ء کو ایک ضلع ہزارہ کا احمدی یہاں آکر فوت ہو گیا۔ اور خوش قسمتی سے مقبرہ بہشتی میں جگہ پائی۔

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

مضمون نگار مطلع رہین

الحکم مین چھپنے کے لئے جس قدر مضامین آئین گے اور اگر وہ مفید اور ضروری نہ ہونگے۔ تو انہین ایڈیٹر ردی کی ٹوکری مین ڈالدینے پر مجبور ہوگا۔ دور از مطلب تمہیدون کو قطعاً چھوڑ دینا چاہئیے۔ واقعات اور صداقتین ایسی باتون کی محتاج نہین ہوا کرتین۔ ایسا ہی شخصی امور اور ذاتی مباحث کو بھی دور از کار سمجھنا چاہئیے۔

ہشیار باش!!!

حامِلان عیسائیت پہلے ہی اشاعت عیسویت کے لئے موقع شناسی مین ماہر اور مشاق ہین اور ملک مین قحط سالی ان کے لئے موسم بہار اور سرسبزی فصل کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ موجودہ قحط سالی سے فائدہ اُٹھانے کے لئے دوسرے عیسائی مشنون کو چھوڑ کر مکتی فوج نے بڑے وسیع پیمانہ پر کام کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اسنے ہندوستان کے قحط زدگان کی امداد کے لئے ایک **فنڈ** قایم کیا ہے۔ اس کے ذریعے اناج ارزان فروخت کیا جائیگا۔ محتاجون کو قرض دیا جاویگا۔ اور قحط زدہ لوگون کو زرخیز علاقہ مین آباد ہونے مین مدد دی جائیگی۔ یہ تجاویز جو مکتی **فوج** نے اختیار کری چاہی ہین فی نفسہ قحط زدگان کی امداد کے رنگ مین بہت مفید اور خوش کن ہین۔ مگر اس **دانہ** کے نیچے ایک **دام** ہے۔ جو جان بچا کر ایمان چھین لیگا۔ **مفلوک الحال** مسلمانون کو کیا غیرت دلاؤن اور کس رنگ مین انہین اپنی نسلون کو عیسویت کے شکار ہونے سے بچانے کی تحریک کرون۔

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

مسلمانونکی تعلیمی کانفرنس آیندہ اجلاس

مسلمانون کی تعلیمی کانفرنس کا پہلا اجلاس کراچی مین نہایت کامیابی سے ختم ہوگیا۔ اگلے سال کے لئے تعلیمی کانفرنس کے لئے امرتسر کی خبر ہے ندوۃ العلما رکا بھی ایک اجلاس ہو چکا ہے۔ تعلیمی کانفرنس مین ملک کے تعلیم یافتہ مسلمان جمع ہوتے ہین۔ اس تعلیمی کانفرنس سے فائدہ اٹھانے کے لئے اگر **ریویو آف ریلیجنز** کا ایک خاص نمبر کئی ہزار کی تعداد مین چھاپ کر مفت تقسیم کیا جاوے تو جہان ایک طرف سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عام تبلیغ اور تحقیقات تعلیم یافتہ گروہ پر قایم ہو جائے گی۔ وہان رسالہ مذکور کی اشاعت عام کی تحریک ہو سکیگی۔ **کانفرنس نمبر** کی اشاعت کے لئے ایک معقول رقم کی ضرورت ہو سکتی ہے لیکن یہ سوال احمدی انجمنون مین قابل غور ہونا چاہئیے۔

یہ اتفاق نہین نفاق ہے

مین مسلمانون کے مختلف فرقون مین باہمی اتفاق کا دل سے خواہشمند ہون لیکن میری سمجھ مین یہ سوال حل ہوتا نظر نہین آتا جب تک کہ وہ ایک وجود کو **مفترض الطاعۃ** تسلیم نہ کرلین۔ اس قسم کے جھگڑون اور دشمنیون کی آگ پر کبھی پانی پڑ سکتا ہی نہین۔ اس کی لانظیر نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے جس نے **عربون** کے صدیون کے اختلافات کو مٹا کر سب کو ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑا کر دیا۔ پس اسی اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھ کر مین بڑی جرأت اور دلیری سے کہہ سکتا ہون کہ **بدون امام** کے اتفاق ہو نہین سکتا۔ حال مین مظفر نگر کی انجمن اسلامیہ اور انجمن جعفریہ کے جلسون کی تقریب پر شیعہ سنیون مین اتحاد کی ایک صورت دکھائی گئی ہے۔ یہ آثار تو اچھے ہین مگر جن لوگون کے معتقدات مین زمین آسمان کا فرق ہو ان مین دلی اتفاق ہو میری سمجھ مین تو آ نہین سکتا۔ یہ تو ایک قسم کا نفاق ہے کہ دل مین ایک دوسرے سے بیزار ہون اور بظاہر متحد۔ خدا کرے کہ ہم سب کے سب اپنے اختلافات کو امام کے ذریعہ مٹانے کی توفیق پا سکین۔

مغربی تہذیب کا نیا شگوفہ

آریہ گزٹ لکھتا ہے مغرب مین عورتون کی بیجا آزادی سے ہی نہین۔ بدزبانی کے ہاتھون بھی شوہر نالان ہین۔ کلکتہ مین مسٹر کنگسفورڈ پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے مسٹر سلوآن نے اپنی بیوی کے خلاف استغاثہ پیش کیا کہ اس کو بجرم ہتک عزت سزا دی جائے۔ کیونکہ ملزمہ نے ایک خط مین اسکو اور اس کی ماں بہن کو سخت سُست کہہ کر ہتک کی ہے۔ یہ خط سیتا رام پور سے کلکتہ بھیجا گیا ہے۔ اس مین ملزمہ مستغیث کو جو اس کا شوہر ہے جھوٹا اور کاذب لکھتی ہے۔ اسنے مستغیث کو لکھا ہے۔ کہ اس نے اُن کے کپڑے بیچ کر شراب پی لی اور کہ اسکے دوست سب کے سب منگتے اور قلاش ہین۔ اور وہ خود بھی انسے بہتر نہین۔ اور وہ سفید چمڑے کا حبشی ہے۔ اور ان کا سفید رنگ مگر دل بالکل سیاہ ہے۔ اور مستغیث کا خاندان کتون کیطرح کمینہ خصلت ہے۔ اور کہ "کون کہہ سکتا ہے کہ مین نے حماقۃً مسٹر سلوان نامی سے شادی کی اور مجبوراً اسکو اپنا شوہر ظاہر کرتی ہون۔ بیگم صاحبہ نے خاتمہ چٹھی پر شوہر کو ڈانٹ بتائی ہے کہ خبردار یہان آنیکی کوشش نہ کرنا ورنہ جیتے جی کلکتہ نہ دیکھ سکو گے"۔

مجسٹریٹ نے خط پڑھا۔ اسکی رائے مین مستغیث کی ماں اور بہن کے متعلق کوئی فقرہ ہتک آمیز نہ تھا۔ خاندان کے کتون کی طرح کمینہ خصلت ہونیکا اطلاق مستغیث کی ماں اور بہن کی ہتک عزت پر نہین ہو سکتا۔ خود مستغیث کی نسبت حکم تھا۔ کہ چونکہ اس خط کی اشاعت نہین ہوئی اسلئے وہ مزیل حیثیت خیال نہین ہو سکتا اور اسلئے کوئی مقدمہ نہین بن سکتا۔ لہذا استغاثہ خارج۔

زنانہ سگنلرون کا تقرر

ٹیلیگراف کمیٹی کی سپارش پر گورنمنٹ ہند نے زنانہ سگنلرون کو ملازم رکھنا منظور کر لیا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ امیدوار ناکتخدا یا بیوہ ہون اور شادی کرنے کا ارادہ ہو تو ملازمت سے مستعفی ہو جائین اس کے علاوہ مردون کی نسبت اچھی سہولتین دی گئی ہین۔ یہ تجویز ملک کی اخلاقی حالت پر کیسا اثر کریگی۔ اس لحاظ سے قابل غور ہے۔ مگر جہان تک قیاس کیا جاتا ہے اس سے صرف یورپین یا یوریشین زنانہ سگنلر فائدہ اُٹھائین گے ہندوستانی عورتون نے ایسی ترقی نہین کی کہ وہ غیر مردون کے دوش بدوش بیٹھ کر تاربازی کرین۔ یورپین سوسائٹی مین پردہ نہین۔ اور نہ ان باتون کو معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے وہ قوم اس تجویز سے فائدہ اُٹھا سکے گی۔ اسے مبارک ہو۔ مگر مِس دیسیون کو ان نازنیانِ فرنگ کے پہلو بہ پہلو بیٹھ کر کام کرنا پڑیگا انہین بہت احتیاط اور سنجیدگی کی حاجت ہو گی۔ ایسا نہ ہو کہ بعض بیچارے ناکردہ گناہ یونہی مارے جائین اس لئے اگر ٹیلیگراف کمیٹی زنانہ سگنلرون کا تقرر ایسے ٹیلیگراف آفسون مین مقرر کرے جہان عموماً یورپین سگنلر ہون تو زیادہ موزون اور مفید ہوگا۔

قحط کے مصائب مین ہندوؤنکی ہمدردی

قحط کے مصائب کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے اور اسکی مشکلات کا دامن دراز۔ اس موقع پر چاہئیے تو یہ تھا۔ کہ وہ قوم جسکو انما المومنون اخوۃ کی تعلیم دی گئی تھی عملی طور پر اپنی اخوت اور **ہمدردی** کا ثبوت دیتی مگر برخلاف اس کے ہندوؤن نے اس بلا مین اپنے بھائیون کی خصوصاً اور عام لوگون کی عموماً دستگیری کے لئے قدم آگے بڑھایا ہے۔ لاہور اور امرتسر مین بعض اولوالعزم ہندوؤن نے غربا کی امداد کے لئے آٹے کی دکانین کھلوا دی ہین۔ جہان بازاری نرخ سے سستا آٹا دیا جاتا ہے۔ ان کی یہ فیاضی ایسی حالت مین قابل شکر گذاری کے ہے۔ مگر افسوس ہے ان مسلمان رؤسا اور امرا پر جو اپنے عیش و عشرت کے سامانون پر تو ہزارون نہین لاکھون روپے خرچ کر دینا معمولی بات سمجھتے ہین۔ مگر اپنے **تہیدست** اور گرے ہوئے بھائیون کی مدد ان کے لئے بار گران ہے ایسی حالت اور صورت مین وہ چاہتے ہین کہ مسلمانون کے اندر **قومیت** کی حس پیدا کرین۔ العجب!۔

اس موقع پر قومی انجمنون اور سوسائٹیون کا فرض ہے کہ وہ امرا کو متوجہ کرین۔ اور اگر عام طور پر غریب مسلمانون کی مدد نہین کر سکتے۔ تو کم از کم ان بچون کو بچانے کی تو ضرور فکر کرنی چاہئیے جو قحط کی مصیبت مین پھنس کر آریون یا عیسائیون کے قبضہ مین چلے جاتے ہین خدا کرے کہ ہم مین یہ حس پیدا ہو۔ اور ہم لاتقتلوا اولادکم من خشیۃ املاق کی

خلاف ورزی کرنے والے ٹھہرین۔

بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

(کانگرس کے جدال و قتال)

کے معرکہ مین لالہ لاجپت رائے کی جو حالت ہوئی ہے۔ وہ ان کے مُنہ سے مندرجہ حاشیہ مصرعہ کہلوا رہی ہے۔ یہ امر اخبار بین پبلک سے مخفی نہین کہ لالہ صاحب انتہا پسند پارٹی کے ویسے ہی لیڈر اور سرگروہ تھے جیسے پال بابو اور مسٹر تلک بلکہ مسٹر پال تو انہین کرسی صدارت کی زینت بنانے کے متمنی تھے اور اب جبکہ وہ مانڈلے کے قلعہ سے قومی شہید کا خطاب لیکر نکلے ہین ان کی ارزوؤن اور امنگون کی بلند پروازی کو چھوڑ کر انتہا پسندون کو ان سے بہت کچھ امیدین تھین مگر یہان ان نشون کو ترشی اتار چکی تھی۔

وہ جوش اور دو دلے جو گذشتہ موسم بہار مین زورون پر تھے اسسال بالکل سرد ہو چکے تھے۔ مانڈلے کے قلعہ کی آب و ہوا نے ان مین اعتدال پیدا کر دیا تھا۔ اس لئے انتہا پسندون نے جہان کانگرس کے جدال مین سر سریندر بابو اور ڈاکٹر راش کے سر پر جوتا نثار کیا وہان لالہ لاجپت رائے کے تنقیہ دماغ کی بہی ضرورت محسوس کی۔ اور یہی نہین بلکہ جب وہ انتہا پسندون کے ایک علیحدہ جلسہ مین شامل ہونا چاہتے تھے۔ تو انہین نااہل برزم سمجھ کر

دور باش

کہکر رخصت کر دیا۔ اور وہ اس جلسہ سے اپنا سا مُنہ لیکر آ گئے اور نہایت حسرت و یاس سے کانگرس کو کہتے تھے ۔

بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

میان محمد جمیل امرتسری

خدا جانے مسلمانون کی حالت کب درست ہوگی میان محمد جمیل امرتسری نے چمڑے کی تجارت مین بہت روپیہ کمایا ہو۔ مگر اسکو یہ معنے نہین ہو سکتے تہے کہ ایک دولتمند مسلمان کی حیثیت سے اس خداداد نعمت کی بیقدری کرتے جو انہون نے اپنے لڑکے کی شادی پر عملی طور پر دکہائی ہے۔ روزنس گزٹ امرتسر نے اس شادی کی روئداد علیگڈہ کانفرنس کی روئداد کیطرح باضابطہ مرتب کی ہے جسکو پڑہ کر مجھے بہت افسوس ہوا۔ طوائف ۔ باجا اور سٹھ پر جسقدر روپیہ تباہ کیا گیا ہے۔ کاش وہ کسی قومی و دینی خدمت مین صرف کر کے اور اسطرح جہان وہ ایک نیک کام کرنے والے اور نیک نظیر قائم کرنے والے ٹھہرتے وہان ہمیشہ کے لئے انہین ثواب ملتا۔ ان فضولیون پر تو بہت سا روپیہ صرف کیا۔ اور علیگڈہ کالج کے سایل طالب علمون کو ایک سو سے زیادہ نہ دے سکے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ میان محمد جمیل صاحب کی تعریف کرنے والے ریاکار بہت سے ملین گے۔ مگر مین محض نیک نیتی سے انہین انکی غلطی پر متنبہ کیا ہے۔ شاید وہ اسکا کفارہ دے سکین۔ اور تعجب یہ ہے کہ اڈیٹر صاحب میان محمد جمیل صاحب کے لڑکے کو **مولوی** بھی لکھتا ہے۔ کیا مولویون کی شادیون مین **کنچنیون** کا ہونا ضروری امر ہے ؟

دسمبر کے آخری ہفتہ مین ہندوستان کی کانفرنسون پر ایک نظر

ابھی تک مین اپنے سالانہ جلسہ کے حالات نہین لکہ سکا اور چونکہ مجھکو ان حالات کے ضمن مین بعض ضروری اور نہایت غور طلب قومی امور کو پیش کرنا ہے اس لئے اس سے پہلے عام واقفیت کے خیال کو مد نظر رکھکر مین ان تمام کانفرنسون اور جلسون مین سے اپنے ناظرین کو لے جاتا ہون جو دسمبر کے اس آخری ہفتہ مین ہندوستان مین منعقد ہوئے۔

کانگرس نیشنل کانگرس کے پنڈال کی سیر مین ناظرین کو کرا چکا ہون اور جس طریق پر کانگرس کا جنازہ اس کی ۲۳ وین سالگرہ پر اٹھا۔ وہ ناظرین دیکھ چکے۔ یہ اسی **سیاسی مجلس** کی حالت ہے جو ملک مین **سیلف رول** کی خواہشمند ہے اسکی حسب حال تو یہ شعر ہے۔

با خویشتن چہ کردی کہ با ما کنی نظیر آن۔
حقا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن ۔

تعلیمی کانفرنس جس روز سورت مین کانگرس کے پنڈال مین جوتے نثار ہو رہے تھے اسی روز کراچی مین ہندوستان کے مسلمانون کی تعلیمی کانفرنس کا جلسہ تہا۔ تعلیمی کانفرنس کا بانی مبانی سر سید احمد خان با لقابہ تہا۔ اس کانفرنس کا مدعا مقصد صرف مسلمانون کی تعلیمی حالت پر غور کرنا ہے۔ یہ مقصد فی نفسہ برا نہین مگر یہ سمجھ مین نہین آتا کہ کیون مسلمانون کی ترقی کا مدار صرف دوسری قومون کی تتبع اور تقلید پر رکہا گیا ہے مسلمانون نے جب کبھی ترقی کی تہی قرآن کریم کی پابندی سے کی تہی اور ان کے تنزل کی تہ مین قرآن کریم کو پس پشت ڈالا ہوا تہا۔ پہر جب بام ترقی سے یہ علوم و فنون کے ہوتے ہوئے بہی گر سکتے ہین اور گر رہے ہین۔ تو نری دنیوی ترقیون سے کامیاب ہو جانا ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ بہرحال موجودہ حالت مین مسلمانون کی تعلیمی حالت کی اصلاح بہی ایک زبردست اصلاح اور ضرورت ہے۔ ۲۶ ر دسمبر کو اس کانفرنس کا اجلاس کراچی مین ہوا مختلف اقطاع ہند سے ایک ہزار ڈیلیگیٹ موجود تھے۔ مسٹر ینگ ہسبینڈ کمشنر سندھ میر صاحب خیر پور کا فرزند۔ وزیر خیر پور۔ کلکٹر صاحب کراچی کے علاوہ بعض یورپین اور لیڈیان بہی تہین۔ وزیر صاحب جو استقبالیہ کے پریزیڈنٹ تہے۔ انہون نے ڈیلیگیٹون کا شکریہ ادا کیا۔ اور بالاتفاق خواجہ الطاف حسین حالی پانی پتی صدر منتخب ہوئے صاحبزادہ آفتاب احمد خان سکرٹری کانفرنس نے گورنر بمبئی کا ایک تار پڑھا جس مین کانفرنس کے ساتھ اظہار ہمدردی تہا۔ اس کے شکریے مین کانفرنس کی طرف سے تار دیا گیا۔ اور ملک معظم کی درازی عمر کی دعا کی گئی۔ ازان بعد کمشنر صاحب سندھ نے کہڑے ہو کر ہمدردی سے بہری ہوئی تقریر فرمائی جس مین انہون نے

گورنمنٹ سندہ اور صوبہ سندہ کی طرف سے کانفرنس کا خیر مقدم کیا۔ اور امید ظاہر کی کہ مسلمانان سندہ کیلئے کانفرنس کا انعقاد مفید مفید ہوگا ایسا ہی انہون نے سندہ کے مسلمانون کی تعلیمی حالت کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ گورنمنٹ مسلمانون کو ترقی تعلیم کے لئے مدد دینے کو ہر طرح آمادہ ہے کمشنر صاحب کے شکریہ کا ووٹ پاس ہونیکے بعد خواجہ حالی نے اپنا ایڈریس اردو مین پڑہا۔ اس مین انہون نے مسلمانان ہند کی عام حالت کا قابل افسوس ذکر کیا۔ اور تفصیلات سے مسلمانان سندہ کی تعلیمی حالت کا بہت گرے ہوئے ہونا اعداد سے ثابت کیا۔ انہون نے بتایا کہ باوجودیکہ سندہ مین مسلمانان کی آبادی ۳/۴ ہے اور اسی قدر مزروعہ زمین کی مالک ہے۔ مگر تعلیم ـ صنعت و حرفت ـ تجارت ـ سرکاری ملازمت کے لحاظ سے وہ بہت ہی پست حالت مین ہین۔ سندہ مین دوسو ہندو گریجویٹ ہین اور دس مسلمان جن مین صوبہ سندہ کا شاید ایک آدھ ہو۔ ڈاکٹر سائنس انجنیرنگ مین مسلمانون کی ہندؤون سے ۱ : ۲۰ ہے قانون پیشہ مین دو سو مین سے صرف ۸ مسلمان ہین اور گذشتہ سال کے امتحان انٹرنس مین ۱۲۰ پاس ہونے والے طلباء مین ۲ مسلمان تہے۔ غرض مسلمانان سندہ کی اس گری ہوئی حالت کے اظہار کے بعد ان ذرایع پر بحث کی جو مسلمانون کی تعلیمی ترقی کے لئے ضروری ہین اس کے بعد چند وظایف کا اعلان کیا گیا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش ہو کر پاس ہوئے ۔

اول ۔ مسلمانان سندہ مین اشاعت تعلیم کے لئے روپیون کی سخت ضرورت ہے اس لئے کانفرنس گورنمنٹ سے یہ درخواست کرنا بہت ضروری سمجہتی ہے کہ سندہ کے مسلمان زمیندارون سے ایک تعلیمی ٹیکس وصول کیا جاوے جو صوبہ کی اسلامی آبادی کی تعلیمی ترقی مین صرف ہو یہ ٹیکس بہت ہلکا ہوگا یعنی ایک پیسہ فی روپیہ۔

دوم ۔ سندہ مین مسلمانون کا کوئی یتیم خانہ نہین۔ اس لئے ایک کمیٹی قائم ہونی چاہیے جو اس کے قیام کے لئے ضروری سامان کا انتظام کرے۔

سوم ۔ دیسی زبانون کی موجودہ تعلیم مسلمان طلباء کے لئے ناکافی ہے۔ اس سے نہ تو السنہ شرقیہ کی صحیح لیاقت پیدا کرنے مین مدد ملتی ہے اور نہ یہ شائستگی اخلاق و تربیت کے لئے پورے طور پر کار آمد ہے اس لئے کانفرنس ضروری سمجھتی ہے کہ فارسی لٹریچر بہی تعلیم مین داخل کیا جاوے ۔

چہارم ۔ کانفرنس ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم کو مبارکباد دیتی ہے کہ نواب وقار الملک کا سکرٹری منتخب ہونا ہر طرح مسرت انگیز اور طمانیت افزا ہے۔

پنجم ۔ مسلمانون سندہ مین ابتدائی اور درمیانی تعلیم پہیلانے کی غرض سے ایک خاص کمیٹی کا قیام ضروری ہے اور گورنمنٹ سے درخواست کرنی چاہیئے کہ اسکی سرپرستی منظور فرمائے۔

ششم ۔ ملک سندہ مین ان اقوام کے لئے جو تعلیم مین پیچھے

رہ گئی ہیں۔ فیس کی معافی اور وظایف کی رعایت کا طریقہ موجود ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں کو اس کا جتنا حصہ ملنا چاہیے نہیں ملتا پس کانفرنس درخواست کرتی ہے کہ مسلمانان سندھ کے لئے ان کی آبادی کے لحاظ سے معافی فیس اور وظایف کی تعداد مقرر کی جائے۔

ان ریزولیوشنز کے علاوہ بعض متفرق کارروائیاں تھیں۔ جن کی ذکر کی یہاں چنداں ضرورت نہیں۔ یہ جملہ ریزولیوشن اس کانفرنس میں پاس ہوئے جن کو پڑھ کر اندازہ ہو سکتا ہے کہ کانفرنس کیا کرنا چاہتی ہے۔ اس کانفرنس کے ساتھ ایک زنانہ دستکاری کی نمایش تھی۔

آل انڈیا مسلم لیگ

مسلم لیگ مسلمانوں کی سیاسی مجلس ہے۔ اور اس کا سکرٹری نواب محسن الملک مرحوم کا قایم مقام نواب وقار الملک ہے۔ اس لیگ کا دوسرا اجلاس ۲۹ و ۳۰ دسمبر کو کراچی میں ہی منعقد ہوا۔ ایک کمیٹی نے دو دن کے غور کے بعد اہم مقاصد یہ ظاہر کئے۔

۱۔ مسلمانوں میں گورنمنٹ کی نسبت وفادارانہ خیالات کو ترقی دی جاوے۔

۲۔ اپنے اغراض و مقاصد کو اعتدال کے ساتھ گورنمنٹ میں پیش کیا جاوے۔

۳۔ مذکورہ بالا مقاصد کو مد نظر رکھ کر ہندوستان کی دیگر اقوام سے رواسم اتحاد کو ترقی دیجاوے۔

بالفعل لیگ کے ۰۰ ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ آخری تعداد ۰۰ ۴ ہو گی اور ۰ ۴ ممبران کی ایک سنٹرل کمیٹی ہو گی۔ سکرٹری صاحب نے بوجہ مصروفیت کاروبار علی گڈھ کالج کسی دوسری سکرٹری کے انتخاب کی رائے دی جو مارچ ۱۹۰۷ء تک ملتوی ہوئی۔ جبکہ اجلاس علی گڈھ میں ہو گا۔

مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی مجلسوں کے دونوں اجلاس اس طرح کراچی میں امن و امان سے ہو چکے۔ اور ہمیں نہایت افسوس سے ظاہر کرنا ہوتا ہے کہ سارے کارروائی میں ایک بھی فقرہ نہیں جو مسلمان کو مسلمان بنانے کے لئے بولا گیا ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پروپکارنی سبھا کا اجلاس

یہ آریہ سماج کی ایک بڑی سبھا ہے جس کا اجلاس اجمیر میں ہوا کرتا ہے۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء کو اس کا جو یہ دان اجلاس ہوا اس انجمن کے اجلاس میں زیادہ تر امور اجمیر کے ویدک پریس کے معاملات ہوتے ہیں۔ گویا یوں سمجھو کہ یہ آریہ سماج کے صیغہ اشاعت کی بڑی انجمن ہے۔ ۱۹۰۶ء کو اس نے جو تجویزیں کی ہیں ان میں سے ہم یہاں تین کا ذکر کرینگے ان میں سے ایک آریہ سماجوں کی تاریخ کی تجویز ہے۔ اس تجویز کے موافق قرار پایا ہے کہ ۱۹۰۷ء میں ڈیڑھ ہزار روپیہ اس کام پر لگایا جاوے۔ دوم۔ ہندوستان میں ویدک دہرم کی اشاعت کے لئے چھ ہزار روپیہ منظور کیا گیا۔ سوم۔ ممالک غیر میں ویدک دہرم کی اشاعت کے لئے تجویز ہوئی کہ ایک قابل آدمی کو ۵۰ ماہوار دیکر دو سال تک اس قابل بنایا جائے کہ وہ ممالک غیر میں آریہ سماج کی اشاعت کر سکے اور ازاں بعد دو سال کے لئے اسکو ممالک غیر میں اشاعت کے لئے بھیجا جاوے اس مقصد کے لئے ۶۲۰۰ منظور کیا گیا ہے۔

ان ہرسہ امور پر نظر کرنا ہماری جماعت کا **اہم فرض** ہے وہ قوم جو حقایق سے دور ہے جس میں خدا تعالے کا کوئی برگزیدہ رسول موجود نہیں جو دنیا پرستی میں مشہور ہے۔ باطل کی اشاعت کے لئے بارہ تیرہ ہزار خرچ کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ اس کے مقابل میں ہم نے **اشاعت اسلام** کے سوال کو کس طرح حل کیا ہے؟

پھر ایک امر بھی قابل توجہ ہے مندرجہ بالا ہرسہ امور کا انصرام ایک وجود لالہ منشی رام کے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ وہ انتظام کرینگے۔ باوجود اس کے وہ گروکل جیسی انسٹیٹیوشن کے چلانے سے گذر رہی ہیں۔ اس سے کام کرنے کا جوش جو ان لوگوں کے اندر ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں اگر کسی لایق آدمی کی خدمات اور قربانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور اگر مردہ پرست قوم میں یہ جوش ہے کہ ایک شخص باوجود اپنی **صحت** کے ہمیشہ خطرے میں ہونے کے مشکل سے مشکل کام کے لئے اپنے کندھوں کو پیش کر دیتا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ دل رکھنے والے احمدی اس سوال کو سرسری نظر سے نہ دیکھیں گے۔

سوشل کانفرنس

یہ کانفرنس کانگرس کا ایک ضمیمہ ہوا کرتی ہے ۲۹ دسمبر کو ساڑھے گیارہ بجے سورت میں منعقد ہوئی مسٹر نند شنکر پرائیویٹ سکرٹری مہاراجہ بڑودہ نے پریسیڈنٹ استقبالیہ کمیٹی سوشل کانفرنس نے اپنا لیکچر پڑھا اس میں سوشل اصلاحوں کی ذکر تھا اور سوشل اصلاح کا کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی تھی اور ریاست بڑودہ کے قوانین السنہ و صغر سنی کے نفاذ کے نتایج کا ذکر کیا گیا تھا اس تقریر میں صغر سنی کی **شادی**۔ شادی بیوگان۔ ذاتوں کی تفریق۔ سمندر یاترا۔ اور ادنیٰ قوموں کی اصلاح وغیرہ پر بحث کی یہ سوشل کانفرنس دراصل ہندوؤں کی اندرونی اصلاح کے خیال سے ہوتی ہے جو بہر حال قابل قدر ہے۔ اور ہمارے لئے قابل توجہ۔

سودیشی کانفرنس

یہ کانفرنس کانگرس کا ضمیمہ نمبر ۲ ہے جس کا یہ دوسرا سالانہ جلسہ تھا۔ اس کے پریسیڈنٹ لالہ لاجپت رائے تھے کانفرنس کا مقصد غیر ملکوں کی صنعتوں اور دستکاریوں کے خلاف جہد کرنا اور اپنے ملک کی صنعتوں کو ترقی دینا ظاہر کیا گیا۔ ۔۔۔ لالہ لاجپت رائے کی تقریر بڑی لمبی تھی۔ سودیشی موومنٹ جس انداز سے چلتی ہے وہ تنگدستی اور خود غرضی کا سبق دیتی ہے اور انسانی معلومات کی وسعت کے لئے ایک روک کا باعث ہو سکتی ہے۔ چونکہ یہ تحریک ایک پولیٹیکل اغراض سے وابستہ ہے اس لئے اس قابل ہے کہ اس پر ہم توجہ نہ کریں۔

انڈسٹریل کانفرنس

یہ سودیشی کا بچہ سمجھنا چاہیے۔ اپنے مفہوم کے لحاظ سے کہ ملک میں صنعت و حرفت کو ترقی دی جاوے مفید ہے اس کا اجلاس بھی سورت ہی میں ہوا۔

اس کے علاوہ ملک میں اور بھی جلسے ہوئے جو چنداں قابل ذکر نہیں۔ ان جلسوں کے عام حالات مطالعہ کرنے کے بعد ناظرین الحکم اپنے جلسہ کے حالات نہایت توجہ سے پڑھیں گے۔ میں انہیں جلسہ کے حالات سنانا ہوا اُن امور پر توجہ دلاؤنگا جو ہمارے فرایض میں داخل ہونے چاہیئے۔ میری غرض انہیں داستانہائے وفعات کا سنانا مقصود نہیں بلکہ انہیں ان کے سامنے کرنے والے کاموں کی تفصیل دینا ہے۔

حجاز ریلوے لاین

کی نسبت عربی معاصر لسان الحال۔ اخبار بیروت

ہیرلڈ سے ناقل ہے کہ یکم اگست ۱۹۰۶ء تک ۵۵ ۹ کیلو میٹر تیار ہو چکی تھی۔ ارادہ کر لیا گیا تھا کہ اختتام ۱۹۰۶ء تک ۱۰۴۰ کیلو میٹر تیار کر لیجاویگی۔ مگر ہنوز مدینہ کی خاص لاین پر ۵۰۰ کیلو میٹر تک مٹی کی سڑک بنی ہے اور ایک ہزار تک پٹری مکمل طور پر ڈالی جا چکی ہے۔ راہ کی دقتوں اور قدم قدم پیش آنیوالی مصیبتوں کو دیکھتے ہوئے جسقدر کام ہوا ہے حیرت انگیز ہے۔ یہ لاین اپنی تکمیل کے ساتھ ہی جسقدر اہم فواید پہنچانے کے لئے تیار ہے اس کا ذہنی تصور بھی ہمارے لئے بیحد مسرت افزا ہے۔ اس کے کاروباری فواید کا سلسلہ باوجود عدم تکمیل کے ابھی سے شروع ہو گیا ہے۔ حیفہ اور دمشق کا درمیانی حصہ جہاں تک لاین ہے سامان تجارت اور قافلہ کی آمد و رفت کا مصروف ترین منظر ہے۔ تجارت تیار شدہ لین سے اسقدر فائدہ اٹھا رہی ہے کہ اسکی عدم موجودگی میں محض ناممکن تھا۔ حوران اور سہیل ابن عامہ کے علاقہ جات کا غلہ دمشق وغیرہ کی منڈیوں کا جزو اعظم ہے مگر پہلے اسباب باربرداری کی قلت و مصارف کی رکاوٹیں اسکی درآمد میں حایل تھیں اب یہی لین کے ذریعے نہایت اطمینان سے پہنچتا ہے۔ یوروپ کا مال پہلے بیروت کے ذریعہ آتا تھا۔ اس لین نے اس کے لئے بڑی سہولت پیدا کر دی۔ حیفہ پہنچکر سیدھا دمشق روانہ ہو جاتا ہے۔

اندرون ملک میں ریلوے کی اثرات ابھی سے حیرت انگیز ہیں پہلے لوگ سمجھتے تھے کہ ریلوے محض مسافروں کا ذریعہ سفر ہو کر رہ جاویگی مگر اب تجربے نے اس کے فوائد بخیر حد وفتابت کر دیئے ہیں سامان تجارت ابھی سے ۵۹۴ کیلو میٹر تک آتا اور جاتا ہے اور تکمیل کے بعد تو یقینی ہے کہ تجارت کیلئے ایک عظیم الشان انقلاب ہو جائیگا معان لین کے اجرا کی بدولت تجارتی ترقی کے لحاظ سے بالکل ایک نئی جگہ بن گیا ہے۔ اسکی موجودہ حالت ماضی سے حیرت انگیز اختلاف رکھتی ہے تجارتی کاروبار روز بروز ترقی کر رہا ہے اور لوگوں کی آمد و رفت بہت بڑھ گئی ہے

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ست بچن ۱۰/ - آریہ دہرم - آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کردیا ہے خصوصیت کیساتھ جواب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۴/ - نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط - حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے قیمت ۲/ - سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب قیمت ۲/ - نور القرآن حصہ دوم - عیسائیوں کا عجیب رد - قیمت ۴/ - فیصلہ آسمانی قیمت ۲/۰ - ایڈیٹر الحکم کی تالیفات - تفسیر القرآن پارہ اول - یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے قیمت فی پارہ ۱۲/ - سلک مروارید حصہ اول - سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا ہے قیمت ۴/ - حصہ دوم ۴/ - حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ۲/۰ - برہان الحق قیمت ۳/ - محامد المسیح قیمت ۳/ - خطبات کریمیہ قیمت ۴/ - تفسیر سورہ نبأ - قیمت ۳/ - نمونہ قرآن مجید ۳/ -

المشتھر

مینیجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

حقیقت نماز شائع ہو گئی

کتاب حقیقت نماز جس میں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت کو بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے - شائع ہو چکی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے نماز کے کل مسائل کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت اقدس کے کل دعاوی پر ضمناً بحث کی ہے اور جیسا کہ اس سے قبل ایک کامل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء میں بطور ضمیمہ شائع کر چکا ہوں آخری پارہ کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کی گئی ہے کتاب کی قیمت بلحاظ اس کی خوبیوں کے کم ہے یعنی معہ محصولڈاک ۱۲/ اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہیے -

شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دار الامان

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا